REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲ — شمارہ ۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۹ رمضان ۱۴۱۳ ہجری ۔ ۴ امان ۱۳۷۲ ہش ۔ ۴ مارچ ۱۹۹۳ء

شریف الحسن

اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا احاطہ انسان کے بس میں نہیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ایسا انسان جو یہ دعویٰ کرے وہ خدا کا منکر ہے لیکن کس قدر واویلا ہے اُس انسان پر جو اللہ تعالیٰ کو لامحدود قدرتوں کا مالک سمجھ کر بھی یہ کہے کہ شق القمر کا معجزہ قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ سمجھ لو کہ ایسا آدمی فکرِ سلیم اور دُور اندیش دِل سے بہرہ مند نہیں۔ خُوب یاد رکھو کہ کبھی قانونِ قدرت پر بھروسہ نہ کرلو۔ یعنی کہیں قانونِ قدرت کی حد نہ ٹھہرا لو۔ بس خدا کی خُدائی کا سارا راز یہی ہے۔ پھر تو سارا تار و پُود کھُل گیا۔ نہیں۔ اس قسم کی دلیری اور جسارت نہ کرنی چاہیئے جو انسان کو عبودیت کے درجہ سے گرا دے۔ جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایسی بے وقوفی اور حماقت کرنا کہ خدا کی قدرتوں کو محصور اور محدود کرنا کسی مومن سے نہیں ہو سکتی۔ امام فخرالدین رازی کا یہ قول بہت درست ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بے وقوف ہے۔ دیکھو نطفہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا یہ لفظ کہہ دینے آسان ہیں اور بالکل آسان اور یہ بالکل معمولی سی بات نظر آتی ہے۔ مگر یہ ایک سِرّ اور راز ہے کہ ایک قطرۂ آب سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ اور اس میں اس قسم کے قویٰ رکھ دیتا ہے۔ کیا کسی عقل کی طاقت ہے کہ وہ اس کی کیفیت اور کُنہ تک پہنچے۔ طبیعیوں اور فلاسفروں نے بہتیرا زور مارا لیکن وہ اس کی ماہیت پر اطلاع نہ پا سکے۔ اسی طرح ایک ایک ذرہ خدا تعالیٰ کے تابع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ یہ ظاہری نظام بھی اسی طرح رہے اور ایک خارقِ عادت امر بھی ظاہر ہو جاوے۔ عارف لوگ ان کیفیتوں کو خوب دیکھتے اور اُن سے حظ اُٹھاتے ہیں۔ بعض لوگ ایک ادنیٰ ادنیٰ اور معمولی باتوں پر اعتراض کر دیتے ہیں اور شک میں پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے نہیں جلایا۔ یہ امر بھی ایسا ہی ہے جیسا شق القمر کے متعلق خدا خوب جانتا ہے کہ اس حد تک آگ جلاتی ہے اور ان اسباب کے پیدا ہونے سے فرو ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا مصالحہ ظاہر ہو جاوے یا بتلا دیا جاوے تو فی الفور مان لیں گے۔ لیکن ایسی صورت میں ایمان بالغیب اور حسن ظن کا لُطف اور خوبی کیا ظاہر ہوگی۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ خدا خلق اسباب نہیں کرتا۔ مگر بعض اسباب ایسے ہوتے ہیں کہ نظر آتے ہیں اور بعض اسباب نظر نہیں آتے۔ غرض یہ ہے کہ خُدا کے افعال گوناگوں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کبھی درماندہ نہیں ہوتی۔ اور وہ نہیں تھکتا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ۔ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ اس کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں اور افعال کا کیا ہی صاحب عقل اور علم کیوں نہ ہو اندازہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کو اظہارِ عجز کرنا پڑتا ہے۔ ...... انسان جہاں تک ممکن ہو علم پڑھے اور فلسفہ کی تحقیقات میں محو ہو جاوے۔ لیکن بالآخر اس کو معلوم ہوگا کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جیسے سمندر کے کنارے ایک چڑیا پانی کی چونچ بھرتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور فعل کے معارف اور اسرار سے حصّہ ملتا ہے۔ پھر کیا عاجز انسان، ہاں نادان فلسفی اس کی حیثیت اور شیخی پر خدا تعالیٰ کے ایک فعل شق القمر پر اعتراض کرتا اور اُسے قانونِ قدرت کے خلاف ٹھہراتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اعتراض نہ کرو۔ نہیں۔ کرو اور ضرور کرو۔ شوق سے دل کھول کر کرو۔ لیکن دو باتیں زیرِ نظر رکھ لو۔ اوّل خدا کا خوف (اور اس کی لامحدود طاقت) دُوسرے (انسان کی ہیچی اور محدود علم) بڑے بڑے فلاسفر بھی آخر یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ ہم جاہل ہیں۔ انتہائے عقل ہمیشہ انتہائے جہل پر ہوتی ہے۔ مثلاً ڈاکٹروں سے پوچھو کہ یہ مجوفہ کو سب وہ جانتے اور سمجھتے ہیں۔ مگر نور کی ماہیت اور اس کا کُنہ تو بتلاؤ کہ کیا ہے۔ آواز کی ماہیت پوچھو تو یہ تو کہہ دیں گے کہ کان کے پردہ پر یوں ہوتا ہے اور وُوں ہوتا ہے لیکن ماہیت آواز خاک بھی نہ بتلا سکیں گے۔ آگ کی گرمی اور پانی کی ٹھنڈک پر کیوں کا جواب نہ دے سکیں گے۔ کُنہِ اشیاء تک پہنچنا کسی حکیم یا فلاسفر کا کام نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۰ - ۹۲)

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۲۶ فروری (جمعۃ المبارک)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لنڈن میں اپنا بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جو بذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ دُنیا کے تمام ملکوں میں دیکھا اور سُنا گیا۔ آج کے خطبہ میں حضور نے رمضان المبارک کی اہمیت و برکت پر نہایت ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔

خطبہ جمعہ کے شروع میں حضرت امیر المومنین نے سُورۃ البقرۃ کی آیات ۱۸۴ تا ۱۸۷ کی تلاوت فرمائی اور نہایت ایمان افروز رنگ میں آیات کا ترجمہ اور مطلب بیان کیا:

اے ایمان لانے والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ تم دُنیا کے فسادوں اور نفس کے فسادوں سے بچ سکو۔ یہ تھوڑے سے دن ہیں۔ ہاں تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو (ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ یہ روزے جو چھوٹ گئے ہیں) وہ بعد میں کسی دنوں میں رکھ لے۔ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ۔ اس کے دو ترجمے ہیں۔ ایک مطلب یہ ہوگا کہ جو لوگ اس کی (یعنی روزے کی) طاقت رکھتے ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہوگا کہ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ قرآنی فصاحت و بلاغت کی ایک مثال ہے کہ کس طرح ایک لفظ مثبت معنے بھی پورے کر دیتا ہے اور منفی معنی بھی پُورے کر دیتا ہے۔ پہلے مضمون کے تعلق میں اگر ہم ترجمہ کریں تو ترجمہ یہ بنے گا کہ جو لوگ سفر یا مرض کی بناء پر روزہ نہیں رکھ سکتے، روزہ تو وہ بعد میں ضرور رکھیں گے مگر یہ جو خلا محسوس ہوگا نیکی کا کہ نیکی کے دن آئے اور توفیق پا نہیں سکے اس کا کیا علاج ہے۔ فرمایا ہاں اگر ان میں طاقت ہو، مالی حیثیت ہو تو اپنی رُوحانی تسکین کی خاطر وہ غریبوں کو اتنا کھلا دیں جتنا ایک دن کی انسان کی غذا ہوتی ہے۔ اگر غریب کو طاقت کم ہے تو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا دے۔ اور اگر امیر کو طاقت زیادہ ہے تو وہ اپنی توفیق کے مطابق کھانا کھلائے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو توجّہ دلائی کہ جماعت کی انتظامیہ کی طرف سے جو فدیہ مقرر کیا جاتا ہے وہ ملک کے اقتصادی حالات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اوسطاً مقرر کیا جاتا ہے۔ اسے امراء کو پیمانہ نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ انہیں اپنے اُن حقیقی اخراجات پر فدیہ دینا چاہیئے جو اُن کے ایک دن کے کھانے پر اُٹھتے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

میر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ ر امان ۱۳۷۲ ہش

اِنصاف کی شمع ـــــ خُدا جلائے رکھے

اِس سال کے شروع میں پاکستانی سُپریم کورٹ نے انصاف پر مبنی ایک فیصلہ کے ذریعہ پاکستانی احمدیوں پر سے بعض اسلامی اصطلاحات و الفاظ کے استعمال کی ظالمانہ پابندی ہٹائی ہے۔ چنانچہ اب احمدی جنہوں نے کبھی بھی دل سے اس پابندی کو قبول نہیں کیا تھا اور جس کی بدولت وہ پاکستان کی جیلوں میں نہایت مظلومی کی حالت میں اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں بظاہر بھی "السلام علیکم" اور "اِنشاءاللہ" جیسے مبارک اسلامی جملے استعمال کر سکیں گے۔ اِس فیصلہ سے جہاں دُنیا بھر کے احمدیوں کے دِل خوش ہوئے ہیں وہاں بیرونِ دُنیا میں پاکستان کا وقار بھی ایک حد تک سنبھلا ہے۔ خدا کرے کہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف باقی ظالمانہ قوانین کو بھی منسوخ کر دیا جائے۔ اور پاکستانی احمدی بھی آزادی کے ساتھ اسلامی عقائد و ارکان پر عمل کرتے ہوئے دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کر سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت نے اپنے ذمہ وہ کام لے لیا ہے جو کسی حکومت کے دائرۂ اختیار میں نہیں۔ حکومت کا ہرگز یہ کام نہیں ہے کہ لوگوں کے عقائد و خیالات اور مذاہب میں مداخلت کرے۔ اور جو عقیدہ وہ اختیار کئے ہوئے ہے اپنے عوام کو بھی مجبور کرے کہ وہ اس کے مطابق چلیں۔

پاکستان کا ۱۹۷۴ء کا فیصلہ اس ترقی یافتہ دُنیا میں حکومتی سطح پر پہلا گمراہ کُن فیصلہ تھا جس کے ذریعہ کوئی حکومت اپنے عوام کے ایک حصہ کو اس مذہب سے بے دخل کرنے کی ناکام کوشش کرے جسے وہ دِل و جان سے قبول کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے اس احمقانہ فیصلہ کے بد اثرات بعد میں نہ صرف احمدیوں پر ظاہر ہوئے بلکہ پاکستان کے دوسرے اسلامی فرقے اور مذاہب بھی اِس بدعادت کے نتیجہ میں تشدد کا نشانہ بنتے چلے گئے۔ وہ فرقے جنہوں نے ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے میں حکومت کی طرفداری کی تھی یا کم از کم اس ظالمانہ فیصلہ کی مذمت نہیں کی تھی وہ بھی ظلم و تشدد کا شکار ہونے لگے۔ چنانچہ سب دُنیا جانتی ہے کہ نہ تو پاکستان میں اقلیتی شیعہ فرقہ محفوظ ہے اور نہ ہی وہاں کے ہندو اور عیسائی پاکستان کی "اسلامی" حکومت سے خوش ہیں ـــ بابری مسجد کے مقابلہ میں مندروں اور گرجوں کو جو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے وہ تو خیر مذموم حرکت ہے ہی۔ لیکن اس کے علاوہ شناختی کارڈ کے ذریعہ بھی مذہب کی نشاندہی کروانے کے فیصلہ نے اقلیتی مذاہب اور فرقوں کو خدشات و شبہات کی گہری دلدل میں پھنسا دیا ہے۔

اِدھر احمدیوں کے خلاف مذموم حرکات کی وجہ سے پاکستان کے سابقہ سربراہوں کا جو حشر ہُوا وہ حشر پہلے کبھی تاریخِ پاکستان میں کسی سربراہ کا نہیں ہُوا۔ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والے پاکستان کے پرائم منسٹر ذو الفقار علی بھٹو کو تختۂ دار پر چڑھنا پڑا۔ اور اس فیصلے کی توثیق کر کے اس پر مزید ظالمانہ صدارتی آرڈی نینس جاری کرنے والے صدر ضیاء الحق کو خدائے ذوالجلال نے ہَوائی حادثے میں عبرتناک سزائے موت دی۔ نہ صرف وہ خود آسمان کی بلندیوں پر جل کر راکھ ہو گیا۔ بلکہ دو درجن پاکستانی جرنیل بھی اس کے ساتھ حادثہ کا شکار ہو گئے۔ صدر ضیاء الحق کی عبرتناک ہَوائی موت دراصل سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان سے ہجرت کر کے باہر تشریف لے جانے سے روکنے اور آپ کے ہوائی سفر پر پابندی لگانے کی ناکام سازش کرنے کے نتیجہ میں ہی تھی۔ اس خدا کے بندے کا ہَوائی جہاز تو اس کے فرشتوں کی حفاظت میں پاکستان سے صحیح سلامت پرواز کر گیا لیکن اس کو روکنے والا، ہوائی موت کا ہی شکار ہو گیا۔ صدر ضیاء الحق دراصل حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف اسلم قریشی کے اغوا کا جھوٹا کیس بنا کر آپ کو نعوذ باللہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دینا چاہتا تھا۔ حالانکہ "مولانا" اسلم قریشی غیر قانونی طور پر پاکستان سے فرار ہو کر ایران چلے گئے۔ اور پھر مباہلہ کے بعد بحفاظت وہاں سے واپس بھی آگئے۔ اسی اسلم قریشی کی وجہ سے پاکستان میں ایک درجن سے زائد احمدی شہید کر دیئے گئے اور حضرت امیر المومنین کو بھی قید کئے جانے کا منصوبہ بنایا جانے لگا۔ اور پھر صدر ضیاء الحق نے یہ آرڈر جاری کر دیا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو ہر صورت میں پاکستان سے باہر جانے سے روکا جائے۔

پاکستان کے مذکورہ سربراہوں کا جو حشر ہُوا وہ سب کے سامنے ہے لیکن مزید ذِلّت یہ کہ پاکستان کی اندرونی و بیرونی پالیسی اور انسانی حقوق کی پامالی سے بیرونی دُنیا میں اس کے خلاف یہ آوازیں اُٹھنی شروع ہو گئیں کہ اسے دہشت گرد ملک قرار دیا جائے۔

دوسری جانب پاکستان میں اخلاقی اعتبار سے اس قدر گراوٹ آئی ہے کہ ایک اندازے کے مطابق وہاں ۳۰ لاکھ سے زائد افراد منشیات کی لعنت کا شکار ہیں جن کی تعداد دن بدن تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ سعودی عرب میں اب تک پاکستان کے قریباً تین درجن منشیات کے سمگلر سزائے موت پا چکے ہیں۔ اور سینکڑوں سلاخوں کے پیچھے شاید موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ باہر کے ممالک پاکستان سے ٹنوں کے حساب سے سمگل کی جانے والی ہیروئن پکڑ رہے ہیں چنانچہ ترکی کی بحریہ نے ۱۱ر جنوری کو پاکستان سے آنے والے ایک بحری جہاز کو پکڑ لیا جس میں دس ٹن سے زائد ہیروئن موجود تھی۔ پاکستانی سربراہوں اور حکومت کی ذلت کے یہ پے در پے واقعات یقیناً پاکستانی قوم اور پاکستان کے موجودہ حکمرانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونے چاہئیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ انہیں یہ ذلتیں کن مظلومین پر ڈھائے جانے والے مظالم کی پاداش میں مل رہی ہیں۔

ادھر خوشی کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی عدالتِ عالیہ اور موجودہ سربراہ نواز شریف نے خبروں کے مطابق احمدیوں کے حق میں انصاف پسندانہ رویّہ اختیار کرنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ روزنامہ جنگ کی ۷ر جنوری کی ایک خبر کے مطابق وزیرِ اعظم نواز شریف نے چیچہ وطنی (پاکستان) کے مقامی تھانیدار سخی خٹک پر اس وجہ سے اظہارِ ناراضگی کیا کہ اس نے ایک احمدی کی بیٹی کے اغواء پر یہ کہہ کر اس کے باپ کی ایف۔ آئی۔ آر درج نہیں کی کہ وہ مرزائی ہے۔ گویا اس تھانیدار کے نزدیک مرزائیوں کی بہو بیٹیوں کے اغواء ہونے یا اُن کی عزتوں کے لُٹ جانے میں کوئی حرج نہیں۔ خبروں کے مطابق مسٹر نواز شریف نے اس تھانیدار کو ڈانٹ کر کہا:-

"کیا مرزائی والدین کی بیٹی بیٹی نہیں ہوتی۔ کیا پاکستان میں مرزائی کی بہو بیٹی یا بہن کو اغواء کرنے کی آزادی ہے؟ آپ کو شرم آنی چاہیئے۔ چنانچہ وزیرِ اعظم نے ایس۔ پی ظفر عباس کو ہدایت کی کہ وہ فوری کارروائی کریں۔ اور انہیں اسلام آباد اس بارہ رپورٹ دیں۔"

(بحوالہ اخبار لاہور ۲۳ $\frac{1}{93}$)

پاکستان کی عدالتِ عالیہ اور وزیرِ اعظم نواز شریف کے مذکورہ فیصلہ جات یقیناً خوش آئند اور قابلِ مسرت ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ایک عرصہ کے بعد پاکستان میں بھی انصاف کی کرنیں پھوٹنے لگی ہیں۔ یہ بات جنونی اور بنیاد پرست ملاؤں کو تو ہرگز پسند نہیں ہوگی۔ لیکن

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

مہینوں کا اِمام آیا!

مُبارک صد مُبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا
سرِ بام اِس کے استقبال کو ہر خاص و عام آیا
یہ اِسلامی مہینوں کا نوَاں ماہِ مقدس ہے
مبارک سب مہینے ہیں، مہینوں کا اِمام آیا
برستی رحمتِ باری ہے اس میں رات دِن دیکھو
ہُوا مخمور جو بھی لے کے تشنہ خالی جام آیا
سخاوت اور عبادت میں سبھی مشغول ہو جائیں
غریبوں بے کسوں کے واسطے خوشکن پیام آیا
مہِ رمضان میں قرآن اُترا باعثِ رحمت
تہجد اور تراویح اور عبادت کا قیام آیا
جو بھی اصنام دِل میں تھے وہ اِس نے توڑ ڈالے ہیں
خدا کا نام ہے اب تو زباں پر صبح و شام آیا
تلاوت ہر جگہ دِن رات ہوتی ہے عبادت بھی
خُدا کو یاد کرنے کے لئے اعلیٰ مقام آیا
بتایا اِس نے ہمدردی کرو سب ایک ہو جاؤ
ہمیں یہ آدمیت کا سکھانے اِحترام آیا
ترے ہاتھوں میں اب قرآن ہے نُوری سمجھ لے تُو
اِسی میں سارے عالم کے لئے حق کا کلام آیا

(مشہود احمد ناصر نُوری۔ ربوہ)

خطبہ جمعہ

مجھے دنیا کی ہر قوم سے اس دھڑکن کی آواز آرہی ہے کہ ظلم ہو رہا ہے اور زیادہ دیر تک نہیں چل سکے گا

دنیا میں جہاں جہاں احمدی بس رہے ہیں اپنی تمام تر کوششیں ان باتوں پر صرف کریں کہ نیا عالمی نظام ابھرے جو انصاف پر مبنی ہو!

دل چاہتا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں میں ہر ایک کو سینے سے لگا کر بتاؤں کہ آپ کمزور ہو چکے ہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین کمزور نہیں ہوا

ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ صلح (جنوری) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ التکاثر کی حسب ذیل آیات تلاوت فرمائیں:۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

بعدہٗ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

کسی کہنے والے نے یہ خوب کہا تھا کہ وقت گھڑی کی ٹک ٹک سے نہیں بلکہ دل کی دھڑکن سے ناپا جاتا ہے جب سے مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے لئے عالمی اجتماعات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اور ہر جمعہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک ہی وقت میں ایک عالمی حیثیت کے ساتھ اکٹھے

خلیفۂ وقت کا خطبہ سننے کی توفیق

عطا ہو رہی ہے۔ اب تو یوں لگتا ہے کہ ہمارا سال دنوں سے نہیں بلکہ جمعوں سے ناپا جا رہا ہے اور احمدی ہر جگہ سے یہی لکھ رہے ہیں کہ اب تو ایک جمعہ گزرتا ہے۔ تو دوسرے جمعہ کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہی عالم یہاں بھی ہے۔ میرے دل کی بھی یہی کیفیت ہے۔ جمعہ ہمیشہ ہی پیارا لگتا تھا۔ لیکن اب تو جمعہ پر اور بھی زیادہ پیار آنے لگا ہے۔ کیونکہ اس جمعہ کے ذریعہ اپنے پیاروں کے ساتھ وصال کی ایک صورت بن جاتی ہے۔

مختلف ملکوں سے جو خطوط آرہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز رفتار کے ساتھ بڑی تیزی سے پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور احمدی یہ لکھ رہے ہیں کہ ہماری نئی نسلوں کو اب محسوس ہوا ہے کہ نظامِ جماعت کیا ہے اور ایک ہاتھ پر ایک خلیفہ کے تابع رہ کر خدمت دین کرنا کس کو کہتے ہیں اور نئے ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہے قربانی کی روح بیدار ہو رہی ہے۔ اور نئے ولولوں کے ساتھ، دلوں کے نئے تموج کے ساتھ جماعت شاہراہ اسلام پر آگے بڑھنے کے لئے پہلے سے زیادہ مستعدی سے قدم وار رہی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور یہ جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہ تو ابھی انشاء اللہ بہت آگے بڑھنے والا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کچھ ایسے پروگرام ہیں جو بہت دلچسپ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے ساتھ ساتھ اگر پہلے یا بعد میں مناسب سمجھا گیا تو وقت بڑھا کر پیش کئے جائیں گے۔ بہر حال ایک بات تو قطعی ہے کہ اللہ ہی کی توفیق کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ انشاء اللہ وقت بھی بڑھے گا۔ اور دن بھی بڑھیں گے اور دل تو بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ احمدیوں کے دل تو بڑھانے کے لئے اور بڑھنے کے لئے بنائے گئے ہیں اور ابھی اس تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں کہ خدا کے فضل سے آسمان سے باتیں کرنے لگے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ احمدی دل آسمان سے باتیں کرنے کے لئے تو بنائے گئے ہیں اور یہ محض محاورہ نہیں میں یقین رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا میں کثرت سے احمدی دل اللہ تعالیٰ کی آماجگاہ بن جائیں گے اور جگہ جگہ خدا کی عظمت کے لئے احمدی دلوں میں عرش تیار ہوں گے اور دل بڑھنے کا انسانی محاورے کی رو سے یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ واقعۃً دل اُچھل کر آسمان تک جا پہنچے ہمارا خدا اتنا مہربان ہے کہ وہ نیچے اتر کر ہم تک پہنچ کر دل بڑھاتا ہے۔ اور ہمیشہ ہر عاجز کے ساتھ اس کا یہی سلوک رہا۔ تبھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے معرفت کا یہ نکتہ ہمارے سامنے رکھا کہ جو شخص خدا کے حضور عاجزی کرتا ہے، انکسار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رفع ساتویں آسمان تک کر دیتا ہے پس ہماری رفعتوں کا تعلق ہماری عاجزی اور انکسار کے ساتھ ہے۔ اللہ ہمیشہ شکر اور حمد کے ساتھ ہمارا سر اپنی چوکھٹ پر جھکائے رکھے اور اسی اللہ کے حضور عاجزی اور انکساری میں تمام رفعتیں ہیں۔

جو خطوط مل رہے ہیں ان کی ساری باتیں تو آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا لیکن اتنے پیارے خطوط ہیں ایسے عمدہ رنگ میں جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ہر جمعہ پر دل چاہتا ہے کہ آپ سب سننے والوں کو کچھ نہ کچھ ان میں شریک کروں مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک احمدی رسالے میں ایک نوجوان احمدی شاعر کا ایک شعر پڑھا تھا ان کا نام عبدالکریم قدسی صاحب ہے ان کا جو مقطع تھا وہ مجھے بہت ہی پسند آیا۔ وہ شعر یہ تھا۔

آ! تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ! قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو اب یہ ایک قدسی کی دل کی آواز تو نہیں رہی اب تو لاکھوں دلوں سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ

آ! تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گئے
آ! ہم سب کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

پس دعا کریں کہ واقعۃً سینے سے لگنے اور سینے سے لگانے کے سامان ہوں اور روحانی لحاظ سے تو جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں یوں لگتا ہے کہ انشاء اللہ تمام احمدیوں کے دل ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور تمام احمدیوں کے سینے ایک ہو جائیں گے گویا گلے سے لگنے کی باتوں کے ساتھ بعض

بہت ہی درد انگیز باتیں

بھی ذہن میں آجاتی ہیں وہ رات جب کہ امریکہ میں پھلجھڑیوں کی رات تھی جب کہ ہر طرف خوشیوں کی پھلجھڑیاں جلائی جارہی تھیں۔ عراق پر آگ برسائی جارہی تھی اور وہ آگ عراق پر نہیں بلکہ ایک عرب مسلمانوں کے دل پر برس رہی تھی۔ مسلمانوں کی درد انگیز کیفیت کی طرف دھیان جاتا ہے تو دل چاہتا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں میں سے ہر ایک کو سینے سے لگا کر ڈھارس دوں اور تسلیاں دوں اور ان کو بتاؤں کہ آپ کمزور ہو چکے ہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کمزور نہیں ہوا۔ آپ بکھر گئے۔ آپ نے اپنے نفاق کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو کر اپنی خود غرضیوں میں پڑکر جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا اپنی ہوا نکال دی ہے۔ رعب جاتا رہا ہے۔ لیکن دین محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رعب نہ مٹا ہے نہ مٹ سکتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی جو خاص اعزاز بخشے ہیں انمیں ایک یہ ہے کہ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ: رعب کے ذریعہ میری نصرت کی جائیگی یہ وہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی الہام ہوا۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ کا الہام ہمیں تذکرہ میں چار پانچ مرتبہ ملتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رعب عطا فرمایا گیا تھا وہ رعب ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس دور میں آپ کے غلاموں کے ذریعہ وہ رعب پھیلتا چلا جائے گا۔ اور بر بر اعظم پر وہ رعب ظاہر ہو گا پس یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں محمد مصطفیٰ کے خدا کے منہ کی باتیں ہیں جو کبھی غلط نہیں ہو سکتیں دنیا کی کوئی طاقت ان باتوں کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ پس مسلمانوں کو میں یہ خوشخبری دیتا ہوں اور ان کے دل بڑھانے کے لئے۔ ان کی ڈھارس بندھانے کے لئے ان کو مطلع کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں ان سب بگڑے ہوئے دکھے ہوئے ایام کی پیشگوئیاں پہلے سے موجود ہیں اور ان قوموں کا بھی ذکر ہے جو اپنے تکبر میں دنیا میں خدا بن کر ظاہر ہونے پھر خدا کے بندوں کو اپنے بندے سمجھنے والی تھیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ ان قوموں کا ذکر ہے جن کو تکبر نے مصنوعی خدا بنا دیا تھا۔ اور خدا کے بندوں کو انہوں نے اپنا بندہ سمجھ لینا تھا اور پھر ان کے انجام کا بھی ذکر ہے۔ پس یہ خیال نہ کریں کہ آج دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں مسلمانوں کو رگیدنے اور ان کو اپنے پاؤں تلے مسلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں اور ہمارا کوئی سہارا نہیں اسلام کا سہارا خدا ہے اور وہ خدا ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو نہ کبھی بے سہارا چھوڑا نہ آئندہ کبھی بے سہارا چھوڑے گا۔ اس لئے ہرگز کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

وہ آیات جن کی میں نے سورۃ فاتحہ کے بعد تلاوت کی تھی وہ یہی مضمون پیش فرما رہی ہیں۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کہ اے دنیا کی بڑی بڑی طاقتو! تمہیں تکاثر نے اپنی حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ اپنی حیثیت کو بھلا بیٹھے ہو۔ اپنے انجام کو دیکھنے کی استطاعت تم میں نہیں رہی۔

اَلْهٰى کا مطلب

یہ سب کچھ ہے جو میں نے بیان کیا اور اس کے علاوہ بھی کہ ایسی غفلت جس میں انسان اپنے مفاد سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنی حیثیت سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنے آغاز سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اپنے انجام سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ فرمایا تم ایسی غفلتوں کے ذریعہ ہلاک کئے جاؤ گے۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ: تمہیں مال بڑھانے اور طاقتیں بڑھانے اور دنیا کی لذات بڑھانے کے جنون نے اور ان ساری دنیاوی نعمتوں اور طاقتوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے شوق نے حقیقت سے غافل کر دیا ہے اور نتیجہ کیا ہے؟ فرمایا: حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ: یہاں تک کہ تم مقبروں تک پہنچ گئے ہو۔ یہ آیت بڑی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔ ویسے تو سارا کلام الٰہی فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ بعض دفعہ جیسا کہ خدا نے دنیا میں خوبصورت پہاڑ بنائے ہیں ایک چوٹی سے بڑھ کر دوسری چوٹی آجاتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ایک اور چوٹی دکھائی دیتی ہے پس کلام الٰہی کی سیر کے وقت ایسے ہی مناظر دکھائی دیتے ہیں ایک سے ایک بڑھ کر ارفع آیت اپنا حسن دکھاتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ ہمیں بعض بلندیوں کا شعور عطا ہوتا ہے تو اچانک ایک آیت عام سطح سے اُٹھ کر بلند ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ سب آیات الٰہی میں رفعتیں ہیں لیکن ان رفعتوں کو سمجھنے کی استطاعت سب آنکھوں کو نہیں اور جن کو ہے ان کو ہر حال میں وہ رفعتیں سمجھنے کی استطاعت نہیں تھی اس لئے جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس آیت میں غیر معمولی رفعت پائی جاتی ہے تو نعوذ باللہ یہ مطلب نہیں کہ کلام الٰہی میں دوسری آیات ادنیٰ درجہ کی ہیں بلکہ بعض لمحات ایسے ہوتے ہیں بعض کیفیات ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں ان آیات کا جب مطالعہ کیا جائے تو نئی شان اور نئی رفعت کے ساتھ وہ ہمارے سامنے نمودار ہوتی ہے پس اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب اس آیت پر میری نظر پڑی تو میں سمجھا بلکہ یقین ہوا کہ یہ آیت آج کل کے حالات پر بھی خوب چسپاں ہو رہی ہے یہ نہیں فرمایا کہ اے انسان تو قبر تک جا پہنچے گا۔ فرمایا: اے طاقتو! تم مقابر تک جا پہنچو گی یعنی ایک ملک میں ایک قبر یا ایک قبرستان کی بات نہیں یہ تو بر بر اعظم میں بعض مقابر بننے والے ہیں اور ان بڑی بڑی طاقتوں کو جب خدا کی سزا زمین کے ساتھ ہموار کر دیگی اور ان کے تکبر توڑ کر پارہ پارہ کرے گی تو ان کے مقابر بھی تمام عالم میں بکھرے ہوئے دکھائی دیں گے کیونکہ یہ خدا کے بندوں کو جہاں جہاں غلام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ غلام بنا کر اسوقت تعلّی کی خاص کیفیت میں مبتلاء ہیں ہر ایسے ملک میں ان کا بد انجام دیکھا جائے گا۔ اور تمام ایسے ممالک میں تکبرات کے مقابر بننے والے ہیں۔ یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے جس کا تعلق کسی مسلمان کے انتقامی جذبہ سے نہیں کسی نفرت سے نہیں بلکہ مسلمان کو ان تمام مظالم کے باوجود اگر وہ حضرت محمد رسول اللہؐ کا سچا غلام ہے تو تمام عالم کے لئے رحمت ہی بننا ہے اور رحمت کے جذبات لے کر ہی دنیا میں نکلنا ہے لیکن جب رحمتوں کو دھتکار دیا جائے جب محبت کا جواب نفرت سے دیا جائے تو یہ آسمان کے خدا کے فیصلے ہیں کہ ان نفرتوں کے سر توڑتا ہے ورنہ یہ دنیا رہنے کے لائق نہ رہے۔ یہ سارے سمندر ایسے کڑوے ہو جائیں کہ ان میں زندگی کی کوئی صورت بھی پنپنا ممکن نہ رہے۔ پس یہ تقدیر الٰہی کی باتیں ہیں وہ ضرور تکبر کے سر توڑا کرتا ہے۔ تاکہ اس کے بندے اسی کے بندے بن کر رہیں لیکن میں کسی جذبۂ انتقام کی رو سے یہ بات نہیں کر رہا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو دائمی سچائی ہے اور جس حقیقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی قومیں پہلے بھی آئی ہیں پہلے بھی ان کے دماغ حقیقت میں تو نہیں مگر اپنے وہم میں اور اپنے خیال میں آسمان سے باتیں کیا کرتے تھے پہلے بھی تو فرعون پیدا ہوئے انہوں نے بھی تو خدائی کے دعوے کئے تھے۔ لیکن ذاتی استطاعت یہ تھی کہ ان کی ذہن کی بلندی ایک منار کی حد تک جا سکی اور یہ حکم دیا کہ ایک اونچا سا مینار بنا دو تاکہ اس پر چڑھ کر میں دیکھوں کہ موسیٰ کا خدا کہاں ہے پس ایسے ہی فرائین پہلے بھی پیدا ہوئے اب بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ آئندہ بھی شاید ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں متفرق جگہوں پر بڑے کھلے الفاظ میں ان حالات

کا نقشہ کھینچا ہے اور ان فراعین کے تکبّر کے پارہ پارہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ تعلّیاں یہ خوش فہمیاں یہ دنیا کے سامنے اپنی انا کے قصے۔ اپنی بڑائی کے تذکرے یہ سب آنی فانی چند دنوں کی باتیں ہیں۔ یہ ضرور لازماً آسمان کی پکڑ کے نیچے آئیں گے اور خدا کا کلام ضرور پورا ہوگا لیکن میں مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ ہم انتقام کی خاطر نہیں بنائے گئے اگر ہماری خاطر قوموں کے تکبّر توڑے جائیں گے تو محض اس لئے کہ وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی غلامی میں آنے کے لئے ذہنی قلبی اور نفسیاتی لحاظ سے تیار ہو جائیں۔ یہ مقصد اعلیٰ ہے جس کا قرآن کریم بڑے کھلے لفظوں میں ذکر فرماتا ہے۔

یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَہٗ : کہ جب تکبّر توڑے جائیں گے زمینیں ہموار کر دی جائیں گی۔ جب تمام بڑی بڑی ذاتیں ایک چٹیل میدان کی طرح تمہیں دکھائی دیں گی۔ اس وقت نفسیاتی لحاظ سے انسان اس لائق ہوگا اس قابل ہوگا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی غلامی کر سکے جن میں کوئی کجی نہیں ہے۔

پس اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے عالم اسلام کو اپنی کجیاں تو دور کرنی چاہئیں۔ جب تک ان کے دلوں میں کجیاں ہیں ان کی سوچیں ٹیڑھی ہیں۔ ان کے تفکرات میں ایسے خم ہیں کہ جن کے نتیجہ میں وہ اسلام کی تصویر پیش کرنے کی بجائے اپنی انانیت کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں اس وقت تک خدا کی تقدیر یہ سامان ظاہر نہیں فرمائے گی۔

مسلمان کا تبدیل ہونا ضروری ہے

اور مسلمان کو اپنے آپ کو سیدھے ہوکر، سب خم نکال کر اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے قدموں میں پیش کرنا لازم ہے۔ یہ کر کے دیکھو پھر دیکھو کہ آسمان کس طرح تمہاری مدد کے لئے اول نیچے پھٹ پڑتا ہو۔ اس طرح ظاہر ہوگا کہ جیسے بلاؤں کے وقت آسمان پھٹتے ہیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں مگر خدا کی قسم یہ بلائیں مسلمان پر نازل نہیں ہوں گی۔ بلکہ اسلام کے دشمنوں پر نازل ہوں گی۔ تم محمد رسول اللہ کی خاطر اپنے دل تو پھاڑو۔ تم محمد مصطفیٰ کے دین کی خاطر اپنے سینے تو چاک کرو پھر دیکھو کہ خدا کا آسمان کس طرح محمد رسول اللہ کی خاطر پھٹتا ہے۔ اور کیسے تکبّر کے سر توڑے جاتے ہیں مگر کس خاطر؟ ہلاکت کی خاطر نہیں۔ یہ کہنے کی باتیں ہیں۔ یہ محض ایک زبان کے چسکے ہیں۔ اگر ہم یہاں تک آکر رک جائیں اور کہہ دیں کہ بہت مزا آیا آسمان پھٹ پڑے دشمن ہلاک ہو گئے محمد رسول اللہ ہلاکت پیدا کرنے کے لئے تشریف نہیں لائے تھے۔ محمد رسول اللہ ؐ زندگی عطا کرنے کے لئے آئے تھے اس پیغام کو مسلمان کو نہیں بھولنا چاہئیے۔ جب بھی غضب کے جذبات دل میں پیدا ہوں، جب بھی انتقام جوش مار رہا ہو اس وقت اپنے خیالات کو سیدھا کرنا ضروری ہے اور جن کجیوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی کجی ہے کہ غیظ و غضب کی کجی، انتقام کی کجی جسے لازماً ہمیں ہموار کرنا ہوگا پورا سے ہموار کرنے کے لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے قدموں کی برکت کی ضرورت ہے۔ اپنے دلوں پر ان پاک قدموں کو اتارو محمد رسول اللہ ؐ کی سیرت کو اپنی سیرت میں جاری کرو۔ اس طرح تمہاری سب کجیاں دور ہوں گی اور اسی میں سب علاج ہے ورنہ حالت یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی سیادت اور ان کی قیادت بدنصیبی سے دو ایسے حصوں میں بٹ چکی ہے کہ نہ اس طرف عقل ہے نہ اس طرف عقل ہے۔ نہ اس طرف نور باقی ہے نہ اس طرف نور باقی ہے۔ ایک قیادت ہے جو RIGHTIST کہلاتی ہے اور بجائے اس کے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے زمانے تک پہنچکر آپ کے قدموں سے فیض حاصل کرے وہ ازمنہ وسطیٰ میں ٹھہر جاتی ہے اور MEDIEVALIST بن کر اسلام کا ایک بگڑا ہوا تصور اپنی دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتی بلکہ تلوار کے زور سے نافذ کرنے کا ادعا کرتی ہے۔ یہ دائیں بازو کی وہ بگڑی ہوئی قیادت ہے جس میں کچھ بھی فیض نہیں ہے۔ ہمیشہ جب ابتلاؤں کے وقت آئے جب مسلمانوں پر مصیبتیں پڑیں مظالم ٹوٹے تو ان ظالموں نے اپنی ناسمجھی کے نتیجہ میں غلط نعروں کے ساتھ مسلمان عوام کو اور زیادہ ظلموں کی آگ میں جھونکا ہے اس وقت کشمیر میں کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے اس وقت بوسنیا میں کیا ہو رہا ہے اس وقت برما میں کیا ہو رہا ہے بغداد پر جو قیامت ٹوٹی ہے وہ آپ کے سامنے ہے ایک دکھ ہو تو دو ہوں ایک سلسلہ ہو تو میں کس کس دکھ کی باتیں کروں۔ سارا عالم اسلام اس وقت دکھوں میں مبتلا ہے۔ مگر اس بدنصیب دائیں بازو کی قیادت کو کوئی ہوش نہیں ہے کوئی عقل نہیں ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ عالم اسلام کا امن محمد رسول اللہ ؐ کی سنت میں ہے۔ آپ کی سیرت میں ہے۔ خیالی فرضی عشق کی باتوں میں کوئی امن نہیں ہے یہ سب جھوٹے قصے ہیں جس نام کی عزت کا ذکر کرتے ہوئے تم دلوں کو کھولاتے ہو اور آگیں لگا دیتے ہو۔ اُن آگوں میں جلتا کون ہے! پھر آخر بیچارے مسلمان ہی ان آگوں میں جلتے ہیں بارہا تم یہ ظلم کر بیٹھے ہو۔ آج تک تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں۔ کس طرح تمہیں سمجھاؤں کس طرح وہ علاج کروں جس سے تمہاری آنکھوں میں دیکھنے کی استطاعت ہو۔ ایک نسخہ کو بار بار استعمال کرتے ہو اور ہر بار اس کے زہریلے اثرات میں مسلمانوں کو مٹتے ہوئے اور مرتے ہوئے دیکھتے ہو اور پھر وہی حرکتیں۔ انتقام کی آگ کی آواز اٹھایا نہ ہے اور انتقام کے شعلے بھڑکانے سے عالم اسلام کا ہر گھر جل رہا ہے بنے گا۔ کیونکہ آج مسلمان کمزور ہے۔ اگر کمزور نہ ہوتے تو غیروں کو اس طرح بڑھ بڑھ کر کھلے بندوں بلا خوف و خطر عالم اسلام کو ظلم کا نشانہ بنانے کی توفیق نہیں مل سکتی تھی۔ جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ کمزور ہیں ان کے پاس کچھ بھی نہیں، حرف باتیں ہیں۔ آپس میں دل پھٹے ہوئے ہیں۔ اپنے خیالات کے مارے ہوئے ہیں۔ اپنے مفادات کے مارے ہوئے ہیں۔ اپنا فرضی باتوں میں اپنی جنت بنائے بیٹھے ہیں۔ ایسی قوم پر غیر لیول لائے بغیر نہیں کریگا۔

دوسری طرف وہ سیادت ہے جسے سیاسی قیادت کہا جاتا ہے وہ بھی انتہائی بدنصیب ہے۔ وہی بات ان پر صادق آتی ہے۔ جو پیر پگارا صاحب نے فرمائی تھی۔ کہ باتیں مشرق کی کرتے ہیں اور سجدے مغرب کو کرتے ہیں۔ واقعۃً مغرب کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اور شاید ہی کوئی ہو جو مستثنیٰ ہو۔ ورنہ تمام عالم اسلام اسوقت مغرب کے سامنے سجدہ ریز ہو چکا ہے۔ اور باتیں محمد رسول اللہ ؐ کی سربلندی کی کرتا ہے۔ ان کو حق کیا ہے۔ جب اسلام کے سارے مفادات اپنے مفادات کی خاطر غیروں کے قدموں پر لٹا بیٹھے ہو تو پھر تمہیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ؐ کا نام لینے کا کیا حق ہے لیکن عوام سے جب ووٹ لیتے ہو پھر اسی نام پر لیتے ہو۔ ظلم کی حد ہوتی ہے۔ سارا عالم اسلام احمق سیادت کے ہاتھوں ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ اپنوں کے ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے پس ضرورت ہے کہ ان کو یاد دلایا جائے۔ ان کو ہوش دلائی جائے

عالم اسلام کے اکٹھے ہونے کی شدید ضرورت ہے

اور یہ اجتماع ایک ہاتھ پر اجتماع مذہبی تو ہو نہیں سکتا کیونکہ مذہبی اختلاف اتنے ہیں اور اتنے فرقوں میں اسلام بٹ چکا ہے اور ہر فرقہ پھر آگے مولویوں کی مساجد میں بٹا ہوا ہے کہ یہ کوشش ہی بالکل بے سود اور لاطائل ہے کہ مذہبی لحاظ سے آپ عالم اسلام کو ایک جگہ اکٹھا کر سکیں۔ ایک ہی صورت ہے اور وہی صورت ہے جس صورت کو اختیار کرتے ہوئے قائد اعظم نے برصغیر ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا تھا انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تمہارے عقیدے کیا ہیں مجھے اس کو غرض نہیں کہ تم کس فرقہ سے وابستہ

کر نماز پڑھتے ہو یا پہلوؤں کو چھوڑ کر نماز پڑھتے ہو یا نہیں پڑھتے اگر تم مسلمان ہو یعنی اسلام سے تعلق رکھتے ہو اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم مسلمان ہو تو آؤ! ہم اس ایک نام پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ سیاسی وحدت ہے اور سیاسیات میں سیاسی وحدت کی ضرورت ہے۔ مذہبی وحدتیں قائم کرنا اللہ کا کام ہے یہ وحدتیں آسمان سے اُترا کرتی ہیں زمین سے نہیں اُگا کرتیں اور یہ وحدت قائم کرنے کے تو خدا نے خود سامان فرما دیئے ہیں وہ حبل اللہ جو حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کے دل پر قرآن کی صورت میں نازل ہوئی وہ حبل اللہ جو حضرت محمد رسول اللہؐ کی صورت میں ایک زندہ نشان کے طور پر ہم نے دیکھی اور جو بعد میں آپ کی غلامی میں خلافت کی صورت میں جاری و ساری ہوئی وہ پھر دوبارہ آسمان سے مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے اُتاری گئی ہے اور مذہبی اجتماع ہمیشہ آسمانی تقدیر کے تابع ہوا کرتے ہیں۔ یہ مرکزیت جب ایک دفعہ اُٹھ جائے تو پھر آسمان کی رفعتوں سے خدا کی مرضی اور اس کے ارادے کے مطابق اُترا کرتی ہے انسان کا کام نہیں ہے کہ وہ اس بکھری ہوئی منتشر مرکزیت کو اکٹھا کر کے پھر ایک مرکزی خلیہ بنا دے۔ پس ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے بس میں نہیں ہیں اور تمہارے اختیار میں نہیں ہیں۔

سعادت تو اسی میں تھی کہ خدا تعالیٰ نے جب امام مہدی کو دنیا میں بھیجا تو اس کو قبول کرتے اور حضرت محمد رسول اللہؐ کی خاطر اور آپ کی محبت میں اس کے ایک ہاتھ پر اکٹھا ہو جاتے جو محمد رسول اللہ کی نمائندگی میں اُٹھنے والا آپ کی نمائندگی میں بیٹھنے والا' آپ کی ہر حرکت پر حرکت کرنے والا اور ہر سکوت پر سکوت کرنے والا ہاتھ تھا۔ وہ ہاتھ تھا جو خدائی تقدیر کے مطابق اس دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ اس ہاتھ پر بیعت کرنا حقیقت میں تمام عالم اسلام کے مسائل کو حل کرنے کے مترادف ہے لیکن اس بات کو تو تم کھو چکے ہو اور کھو رہے ہو۔ ہزار طریق سے ہم نے سمجھانے کی کوشش کی مگر تم مانتے نہیں اور دنیا میں تمہارے سامنے خدا تعالیٰ کی تقدیر ان مظالم اور مصائب کی صورت میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تمہیں دیکھ رہی ہے اور جب چاہے جس پر چاہے یہ برستی ہے یہ خدا کی تقدیر خواہ غیر کی طرف سے ظاہر ہو رہی ہو کیونکہ محمد رسول اللہ کے سچے غلاموں کا یہ مقدر ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک سزا ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ دائمی سزا نہیں۔ ایسی سزا نہیں جو تمہیں مٹا دینے کے لئے آئی ہو۔ یہ ابتلاء کے زلزلے ہیں۔ تمہیں جگانے کے لئے یہ وہ قارعہ ہے جو آسمان سے اُتر رہی ہے۔ تمہارے گھروں کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہے ہوش کرو اور آسمان کی اس آواز کو سنو جس نے اعلان کیا کہ مسیح آ گیا اور مسیح آ گیا اور زمین کی اس آواز کو سنو جس نے یہ کہا کہ محمد مصطفیٰؐ کا بھیجا ہوا مہدیؑ بھی آج تشریف لے آیا ہے لیکن اگر یہ باتیں سننے کے کان نہیں اور یہ باتیں دیکھنے اور سمجھنے کی آنکھیں نہیں تو خدا کے لئے کم سے کم اس قیادت کی سچائی کی آواز کو سنو جو تمہاری بھلائی کے لئے اُٹھتی ہے۔ احمدی ہو یا نہ ہو یہ تمہارا کام ہے مگر خدا کی قسم احمدیت سے تمہارا دین ہی نہیں تمہاری دنیا بھی وابستہ کر دی گئی ہے۔ احمدیت کی قیادت کو چھوڑ کر تمہارے لئے کہیں پناہ نہیں ہے۔ میں بار بار خدا کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ جب کبھی تمہیں خیر پہنچے گی احمدیت سے پہنچے گی۔ جب کبھی تم شر دیکھو گے احمدیت سے دور ہو کر اور احمدیت پر مظالم کے نتیجہ میں شر دیکھو گے۔

پس ان باتوں کو سوچو اور سمجھو۔ عالم اسلام کو اس وقت ایک آواز پر اکٹھا کرنے کا وقت ہے اور وہ آواز صرف یہ ہو کہ

آؤ ہم نیکیوں پر اکٹھے ہو جائیں

اُمتِ مسلمہ کے مشترکہ مفاد پر اکٹھے ہو جائیں ہمیں سیادتوں اور قیادتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ محمد رسول اللہؐ کے غلاموں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے سے غرض ہے آؤ اس قدر واحد پر اکٹھے ہو جائیں جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کی ہے آسمان پر ایک خدا اور دنیا میں ایک رسول کی حکومت ہو یعنی ہمارے آقا اور مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اور آپ کی اُمت کے مفادات کو ہم دنیا کے ہر دوسرے مفاد پر فوقیت دیں اور ہر دوسرے مفاد کو اس مفاد پر قربان کرنے کے لئے دل سے تیار ہوں۔

اس آواز کے ساتھ عالم اسلام کو ایک اجلاس بلانا چاہئیے اس میں مذہبی تفریق کی کوئی بات نہ ہو اس میں ایک دوسرے کے عقائد پر نہ طعن و تشنیع ہو نہ اُن کا ذکر کرنے کی اجازت ہو۔ محمد رسول اللہؐ کی اُمت کی بات ہو۔ ملتِ واحدہ کی باتیں ہوں اور مل کر یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے اس نازک وقت میں اپنے لئے کیا لائحہ عمل تیار کرنا ہے اور جو لائحہ عمل بھی تیار کریں وہ تقویٰ اور انصاف کے نام پر تیار کریں۔ ایسا لائحہ عمل نہ ہو جو اُمتِ مسلمہ کو دوسروں سے الگ کر کے بیچ میں فاصلے پیدا کر دے کیونکہ فاصلے ہمیں موافق نہیں آ سکتے فاصلوں کے لئے ہم بنائے نہیں گئے ہم نے ساری دنیا میں ملنا ہے' دنیا کو پیغام حق پہنچانا ہے اُن کے دل جیتنے ہیں۔ پس کوئی ایسا لائحہ عمل جو اسلام کو باقی دنیا سے الگ کر کے ایک طرف پھینک دے وہ لائحہ عمل اسلامی نہیں ہو سکتا۔ عالمی تصور انصاف پر مبنی' حق کی باتوں پر مبنی' وہ حق جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار ملتا ہے اور جس میں کوئی تفریق نہیں ہے' کوئی رنگ و نسل کا امتیاز نہیں ہے وہ حق جو خدا کا نام ہے وہ حق جس کے نام پر تمام بنی نوع انسان کو دوبارہ اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ اس حق کی باتیں کریں اور دنیا کی سیادت کو سچائی سے اپنے زیر نگیں کریں' دنیا کی سیادتوں کو سچائی کے نام پر زیر نگیں کریں اور اس سیادت کے اعلیٰ اور ارفع مقام کو حاصل کریں جو محمد رسول اللہؐ کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ سیادت زور بازو سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ نوتوں کی تعلیم سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ اپنے امتیازی حقوق کے تصور سے تو حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ سیادت تو اسی طرح حاصل ہوگی۔ جیسے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس سیادت کو حاصل کرنے کا راز بتایا تھا۔ فرمایا: سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کہ بنی نوع انسان کی خدمت کی آواز بلند کرو اور سیادت کا معاملہ آسمان کے خدا پر رہنے دو تم اگر خدمت کرو گے اور بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر ایک وحدت کی اپیل کرو گے اور سچ کی طرف انکی راہنمائی کرو گے لازماً تم ساری دنیا کے سردار بن کر اُبھرو گے کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کے منہ کی کوئی بات، کوئی ایک کلمہ، ایک کلمہ کی زیر زبر بھی کبھی غلط ثابت نہیں ہوئی۔ آپ نے معرفت کا اتنا عظیم نکتہ ہمارے سامنے رکھا اور تمام دنیا کی سیادتوں کی کنجی ہمیں پکڑا دی جب فرمایا: سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ ۔ تم اگر دنیا کے سردار بننا چاہتے ہو تو تمہیں ان کی خدمت کرنا ہوگی۔ پس بنی نوع انسان کی خدمت کے نام پر اکٹھے ہو۔ ان سے فاصلے پیدا کرنے کے لئے اکٹھے نہ ہو۔ ایسی باتیں کرو جس سے قوموں کے دل جیتے جائیں۔ تمام دنیا کی قومیں تمہیں اپنا راہنما سمجھیں۔ تمہیں اپنا بہی خواہ سمجھیں ان کی خیر تم سے وابستہ ہو جائے۔ ایسے مضامین سوچو۔ ایسے مضامین کے تذکرے کرو ایسا لائحہ عمل بناؤ جس کے نتیجہ میں ایک نئی یونائیٹڈ نیشنز، ایک نیا عالمی نظام رونما ہو جو محمد رسول اللہؐ کے قدموں سے وابستہ ہو۔ جو اس سچائی سے وابستہ ہو جس سچائی کا ذکر قرآن کریم میں بار بار ملتا ہے۔ جو خدا سے پھوٹتی ہے اور تمام بنی نوع انسان کو یکساں منور کرتی ہے آج ضرورت ہے کہ ان باتوں کو مل کر سوچا جائے اور پھر ایک نئے عالمی نظام کو قائم کرنے کی داغ بیل ڈالی جائے۔

میں نے گلف (GULF) کے خطبات کے دوران پہلے بھی متنبہ کیا تھا۔ کہ عالم اسلام کے مسائل ختم نہیں ہوئے۔ یہ بڑھنے والے ہیں ہوش کے ناخن لو۔ تفریق کی باتیں چھوڑو۔ وسیع تعلقات اپنی باقی دنیا سے بڑھاؤ اور عالم اسلام کو الگ کرنے کی بجائے باقیوں کو اپنی طرف کھینچو۔ اور مل کر عالمی مفاد کی باتیں سوچو۔ اس وقت

الگ الگ ہونے کا وقت نہیں رہا۔ بہت بڑے بڑے مصائب اور بہت بڑے بڑے خطرات درپیش ہیں اور ایک کے بعد دوسرے اسلامی ملک کی باری آنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس صفائی کے ساتھ مجھے اُس وقت وہ نظارے دکھائے میرا دل کانپتا تھا اور میں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتا تھا کہ اے اللہ! ہمیں طاقت بخش۔ ہمیں عقل کی روشنی عطا فرما۔ ہمیں الہام کا نور عطا کر جس کی روشنی میں ہم آگے چلیں اور ان مشکل وقتوں میں سچ کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں جو خطرات سے پاک راہ ہے۔ صرف سچ کی راہ ہے جو خطرات سے پاک ہے۔ پس سچائی کے نام پر اکٹھے ہو کر نئے منصوبے بناؤ اور عالم اسلام کو جھوٹ اور دغاباز اور دو غلے پن اور منافقتوں کے چنگلوں سے آزاد کرنے کی کوشش کرو ورنہ بڑی تیزی کے ساتھ حالات ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔

آج یونائیٹڈ نیشنز امریکہ کی رعونت کا نام ہے۔

اس کے سوا اس کا کوئی اور نام نہیں۔ تمام قوموں نے سر جھکا دیئے ہیں۔ کسی میں کوئی غیرت اور حیاء دکھائی نہیں دے رہی۔ کوئی اٹھ کر یہ آواز بلند نہیں کر رہا کہ انسانیت کی بات تو کرو۔ حقوق اور انصاف کی بات تو کرو۔ تمہیں کیسے سیادت کا حق ہے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی وہی نصیحت جس نے ہمیں یہ نکتہ سمجھایا کہ سیادت خدمت میں ہے۔ اگر تم خادم بنو گے تو سیادت حاصل کرو گے اور تمہاری سیادت باقی رکھی جائے گی، اسی پاک نصیحت نے ہمیں ان بد قوموں کے انجام دکھا دیئے ہیں جن کی سیادت کا تعلق خدمت سے نہیں بلکہ رعونت سے ہے۔ کمزور قوموں کو پاؤں تلے رگیدنے سے ہے۔ ان قوموں سے مقابلہ دعاؤں کے ذریعہ ہوگا اور وحدت کے ذریعہ ہوگا اور محض اسلام کے نام پر نہیں بلکہ سچائی کے نام پر وحدت کے ذریعہ ہوگا کیونکہ آج فضا تیار ہے۔ آج ساری دنیا کے دل گواہی دے رہے ہیں کہ جو آگ بغداد پر برسائی گئی تھی وہ انصاف پر برسائی گئی ہے۔ وہ رعونت کی آگ تھی جس کی گرمی سب دنیا کے انسانوں کے دلوں تک پہنچی ہے۔ انگلستان کی حکومت انکے ساتھ ہے لیکن اس کے باوجود انگلستان میں بے شمار ایسا انگریز ہے جو برٹش باشندہ ہے اور جو سخت بے چینی میں مبتلا ہو چکا ہے۔ بعض لوگوں کو آواز اٹھانے کی توفیق ملی ہے۔ بعضوں کو نہیں مل رہی۔ اس لئے کسی قوم سے نظریاتی اختلاف اور ظلم میں اس کی تائید نہ کرنا اُس سے وفاداری نہیں اُس سے بے وفائی ہے۔ پس تمام امریکہ کے احمدی باشندے اور تمام انگلستان کے احمدی باشندے اپنی قوم سے وفا کریں۔ حق بات کے لئے اپنی آواز بلند کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اگر وقت کی ایک حکومت نے ایک غلط پالیسی بنائی ہے تو اس سے اختلاف کرنا گویا کہ بے وفائی ہو جائے گی۔ اگر ٹونی بین (TONY BENN) کو اجازت ہے اگر انگلستان کے دوسرے بڑے بڑے اہل فکر کو اجازت ہے کہ وہ ان پالیسیوں کے خلاف احتجاج کریں اور اس سے ان کی انگلستان سے وفاداری پر کوئی ضرب نہیں پڑتی تو احمدی کی وفاداری پر کیسے ضرب پڑ سکتی ہے۔ ہماری وفاداری پر تو دنیا میں کہیں کسی حالات میں بھی ضرب نہیں پڑ سکتی۔ کیونکہ ہماری وفاداریاں اقدار سے ہیں اور حق سے ہیں اور تمام عالمی نظام کا بنیادی تصور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے حق پر ان معنوں میں مبنی ہے کہ جب آپ کسی قوم کو مخاطب ہو کر بات کریں گے تو خواہ وہ کیسی ہی جھوٹی ہو چکی ہو وہ اپنے آپ کو حق سے وابستہ قرار دیگی اور یہ دل کی اور فطرت کی آواز ہے۔ حق کے بغیر کوئی وابستگی ہو ہی نہیں سکتی۔ کوئی وفاداری حق کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ پس جھوٹے بھی حق کے نام پر ہی جھوٹ کی آواز بلند کیا کرتے ہیں۔ آپ تو سچے ہیں۔ آپ سچ کے نام پر حق کی آواز کیوں بلند نہیں کرتے۔ دل کے اخلاص کے ساتھ دنیا میں جہاں جہاں احمدی بس رہا ہے اپنی تمام تر کوششیں ان باتوں پر صرف کریں اور یہ بات تمام پھیلائیں اور بتائیں کہ وقت کی ضرورت ہے کہ نیا عالمی نظام اُبھرے جو انصاف پر مبنی ہو جو حق پر مبنی ہو اور جہاں جہاں احمدی اثر انداز ہو سکتے ہیں وہاں کے ملک کے سربراہوں کو سمجھائیں کہ یہ وقت ہے کہ یونائیٹڈ نیشنز میں ان باتوں کو اٹھایا جائے اور بڑی شدت کے ساتھ آواز بلند کی جائے کہ یا تو دنیا کی تمام بڑی قومیں اصولوں پر متحد ہونے کا فیصلہ کریں اور اس بات کی ضمانت دیں کہ انصاف اور تقویٰ اور سچائی کے اصولوں کو توڑ کر کبھی کوئی فیصلے نہیں ہونگے۔ یا پھر ہم تم سے الگ ہوتے ہیں۔ اگر رعونت اور تکبر کی بات ہے تو اپنی بادشاہی آپ چلاؤ۔ ہم ان جرموں میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہونگے۔ اس آواز کو جرأت کے ساتھ بلند کرنے کی ضرورت ہے اور اگر یہ آواز بلند ہوئی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اور طاقت پکڑے گی کیونکہ میں نے جہاں تک انسانی فطرت کی نبض پر ہاتھ رکھا ہے مجھے دنیا کی ہر قوم سے اسی دھڑکن کی آواز آ رہی ہے کہ ظلم ہو رہا ہے اور زیادہ دیر تک نہیں چل سکے گا۔ انسان کو ضرور انسانیت کے حقوق واپس لینے ہوں گے۔ تبھی دنیا میں امن کی ضمانت ہو سکتی ہے اس کے بغیر ممکن نہیں۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کی جا سکتی ہیں لیکن اس وقت اس خطبہ کی حدود میں ان کا بیان کرنا ممکن نہیں۔

جہاں تک میں نے حالات کا تجزیہ کیا ہے۔

امریکہ کی موجودہ پالیسی امریکہ کے لئے تباہ کن ہے۔

وسیع پیمانے پر ایک انتہائی ظالمانہ خودکشی کی جا رہی ہے۔ چند ناچ گانوں کے مناظر سے تو خوشیاں نہیں مل جایا کرتیں۔ چند دن یہ لوگ جو تمہارے ملک کے باشندے ہیں تمہارے ظلم کی تال پر ناچیں گے لیکن کل کو یہی تمہاری گردن کے پیچھے ہوں گے۔ تمہارے خون کے پیاسے بنیں گے۔ ان پالیسیوں پر شرمائیں گے اور حیاء محسوس کریں گے۔ ان کے اندر یہ احساس لازماً بڑھے گا کیونکہ امریکہ کی اکثریت انصاف پسند ہے اور حقیقت میں جمہوریت پسند ہے۔ میں نے اس ملک کا ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک سفر کیا ہے۔ جنگلوں تک میں ٹھہرنے کا موقعہ ملا اور ہر سطح پر وہاں کے لوگوں سے گفت و شنید کا موقعہ ملا۔ اونچی سطح پر بھی اور GRASS ROOT LEVEL یعنی گھاس کی جڑوں کی سطح پر بھی اُن سے گفت و شنید ہوئی اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ امریکہ ایسا بد نہیں ہے جیسا کہ دکھائی دے رہا ہے۔ امریکہ کی قوم میں بہت سی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ اگر انکو صحیح راہنمائی میسّر آ جائے۔ صحیح قیادت میسّر آ جائے تو تمام بنی نوع انسان کے لئے بہت عظیم الشان کام کر سکتی ہے۔ ان کو ہر قسم کی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ تمام دنیا کی قوموں کی نمائندگی وہاں پر موجود ہے۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ آج کل امریکہ کی حکومت کی جو پالیسی ہے یہ امریکہ کے عوام کے دل کی آواز ہے۔ ہرگز نہیں۔ امریکہ اس وقت یہودیت کا غلام ہو چکا ہے۔ یہ عالم کے یہودی نقشے ہیں جو امریکن لیڈر شپ، امریکن سیادت کی زبان سے دنیا سن رہی ہے اور ان کے کردار سے دنیا دیکھ رہی ہے۔ اس لئے میں جو باتیں کہہ رہا ہوں یہ ہرگز امریکہ کے باشندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں ہے۔ میں خود امریکہ کے باشندوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ تم پر ظلم ہو رہا ہے۔ تم اس ظلم کے خلاف اٹھو۔ تم اپنے راہنماؤں کو بتاؤ کہ ہم نے تمہیں اس لئے منتخب نہیں کیا تھا کہ ان ساری قدروں کو ملیامیٹ کر دو جن پر امریکہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ وہ آزادی کا چارٹر کہاں گیا جس پر امریکہ ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا۔ اس کو پاؤں تلے روندا گیا ہے اور انصاف کی قدریں اور جمہوریت کی ساری قدریں ملیامیٹ کی جا رہی ہیں۔ یہ امریکہ کے دل کی آواز نہیں ہو سکتی۔ یہ غیر دل کی آواز ہے جو امریکہ پر قابض ہوا ہوا ہے۔ یہ اس جن کی آواز ہے جو امریکہ کے دل پر بھوت بن کر ناچ رہا ہے۔ اس لئے میں اہل امریکہ کو بھی متنبہ کرتا ہوں اور امریکہ کے احمدیوں کو خصوصاً متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کی محبت کی خاطر اور انصاف اور تقویٰ کی محبت کی خاطر اہل امریکہ کو نصیحت کریں اور سمجھائیں اور بتائیں

کہ یہ باتیں ہمیں زیب نہیں دیتیں۔ ان پر ہمیں کوئی فخر نہیں۔ یہ جھوٹی تعلیاں ہیں جو اقتصادی مسائل سے ہماری توجہ ہٹانے کی خاطر کی جارہی ہیں۔ تمام دنیا میں غریب اور امیر میں کہیں اتنا فرق نہیں جتنا امریکہ میں ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوجائیں گے کہ امریکہ کے پانچ فیصدی آدمیوں کے ہاتھ میں اس سے زیادہ دولت ہے جتنی امریکہ کے ۹۵ فیصدی آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اور یہ دولت کے چکر ہیں۔ یہ مافیا ہے جس نے امریکہ پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اسی مافیا کے مفادات ہیں جو آج دنیا پر اس بھیانک شکل میں ظاہر ہورہے ہیں۔ اس لئے میں جو باتیں کہتا ہوں یہ سچی ہیں اور مجھے کسی کا کوئی خوف نہیں ہے۔ جب چاہے خدا تعالیٰ مجھے واپس بلا لے جتنا چاہے مجھے یہاں رکھے مگر میں خدا کا غلام ہوں۔ دنیا میں کسی کا غلام نہیں ہوں۔ میں خدا کی آواز ضرور بلند کروں گا۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ امریکہ اس وقت مظلوم ہے اور ایک مافیا کے چنگل میں جکڑا گیا ہے۔ اس کو آزاد کرنے کے لئے بھی جماعت احمدیہ کو آواز بلند کرنی چاہیئے اور وہاں رائے عامہ کو بیدار کرنا چاہیئے اور ہر ملک میں بیدار کرنا چاہیئے اور بار بار اخبارات میں لکھ کر اور لیڈروں سے مل کر ان کو سمجھانا چاہیئے کہ ہم بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ آج اگر ہم نہ سنبھلے تو کل جو حالات پیدا ہونے والے ہیں اور مجھے دکھائی دے رہے ہیں ان میں اس سے زیادہ خوفناک عالمی جنگوں میں انسان کو جھونکا جائے گا جن کے تصور سے بھی آج ہمارے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں رہے گی اس جنگ کے مقابل پر جس کی تیاری آج امریکہ تمام دنیا کے لئے کر رہا ہے۔ یہ چند دن کے قہقہے، چند دن کی پھلجھڑیاں ہمیشہ کی روشنیاں پیدا نہیں کیا کرتیں۔ ان پھلجھڑیوں سے آگیں بھی لگ جایا کرتی ہیں۔ ہمیشہ کی روشنی تقویٰ اور سچائی سے پیدا ہوتی ہے۔ آج دنیا ان ظلمات میں بھٹک رہا ہے۔ اس کا مستقبل روشن کرنے کے لئے سچائی کے دیپ جلانے ہوں گے۔ اس نور سے تعلق باندھنا ہوگا جس کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ لَا شَرۡقِیَّۃٍ وَّلَا غَرۡبِیَّۃٍ [1] ایک

محمد رسول اللہؐ کا نور

ہے جس میں یہ طاقت ہے جو اس لئے بنایا گیا ہے کہ وہ مشرق کا بھی ہو اور مغرب کا بھی ہو۔ نہ اس میں مشرق کے لئے کوئی بُعد ہے نہ مغرب کے لئے بُعد ہے۔ نہ وہ مشرق کا ہورہا ہے نہ مغرب کا ہورہا ہے۔ وہ سب میں سانجھا خدا کا واحد نور ہے۔ اسی نور سے آج دنیا کی ہمیشہ کی بھلائی وابستہ ہوچکی ہے۔ دنیا کو اس نور کے بغیر کبھی ہاتھ کو ہاتھ تک سجھائی نہیں دے گا اور بڑی بڑی قومیں جو اپنی عقل کی بلندیوں سے فیصلے کرنے والیاں ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ ہم اپنی عقل کی روشنی سے فیصلے کر رہی ہیں ایسے فیصلے کر رہی ہیں جو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ازرستہ نے اندھیرے میں راہ ٹٹولتے ہوئے فیصلے کئے ہیں اور غلط کئے ہیں۔ ایسے گڑھوں میں۔ پاؤں ڈال رہا ہے جن گڑھوں میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ پس حقیقت کی بات کر رہا ہوں کہ سچائی کا نور تقویٰ کا نور ہے۔ سچائی کے نور کے بغیر دنیا کی کوئی چالاکی کام نہیں آیا کرتی۔ مجھے وہ غلطیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ ان کے نتائج نظر آ رہے ہیں جو آج بڑی بڑی قومیں کر رہی ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ کل ان کا کیا انجام ہوگا۔ یہ ویسی ہی غلطیاں ہیں جو پہلے کرچکے تھے۔ یہ ویسی ہی غلطیاں ہیں جن کے نتیجہ میں بہت خوفناک جنگوں میں یہ جھونکے جاچکے ہیں۔ ان کی بیماری یہ ہے کہ کوئی نئی غلطیاں نہیں نکل رہیں۔ وہی ناانصافی کی غلطیاں ہیں۔ وہی تکبر کی غلطیاں ہیں۔ وہی بیوقوفی کی تعلّی کی غلطیاں ہیں۔ پھر دہرائے چلے جارہے ہیں اور پھر دہرانے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ان کے مقدر میں ایسی ہلاکتیں لکھی گئی ہیں تو وہ ہم نہیں مٹا سکتے۔ ان کو تو ہم تبدیل نہیں کر سکتے مگر اے عالم اسلام! اپنا نصیب تو جگاؤ۔ اپنا مقدر تو روشن کرو اور تمہارا مقدر محمد مصطفیٰؐ کے قدموں میں روشن ہوگا۔ ان قدموں سے لپٹ کر رو رو کر خدا کو محمد مصطفیٰؐ کی محبت کے واسطے دے دے کر رو رو کر اور خدا سے آسمان سے وہ نور اپنے لئے طلب کرو جس کی روشنی میں نہ صرف یہ کہ تمہارے مقدر جاگ اٹھیں گے بلکہ تمام دنیا کا نصیب جاگ اُٹھے گا۔ آج دنیا کی بقا اور دنیا کی بہبود تم سے وابستہ ہوچکی ہے۔ اے محمد مصطفیٰؐ کے غلامو! اٹھو اور اس نصیب کے لئے اپنے آپ کو صاف تو کرو۔ پاک تو بناؤ۔ یہ نور گندے ناپاک دلوں میں نہیں اتر سکتا۔ اپنے کردار کی کیوں فکر نہیں کرتے اپنے دلوں کی کجیاں کیوں دور نہیں کرتے۔ اگر تمہارے دلوں میں گناہوں کے اندھیرے اسی طرح موجزن رہیں گے تو خدا کی قسم محمد رسول اللہؐ کا نور آپ کے دلوں میں جھانکے گا بھی نہیں۔ باتیں کرتے ہو محمد رسول اللہؐ کے عشق اور محبت کی لیکن اپنے دلوں کو اندھیروں کی آماجگاہ بنا رکھا ہے۔ اس لئے عالم اسلام کی سیاست کو بھی میں پیغام دیتا ہوں کہ اپنی سوچوں کو صاف اور ستھرا کرے۔ اپنی خود غرضیوں کے خیالات کو دل سے بالکل نکال کر دھو کر پاک کر ڈالے یا اپنے دلوں کو ان گندے خیالات سے دھو کر پاک کر ڈالے اور بہبود کی باتیں کرے۔ انسانیت کی باتیں کرے۔ محمد رسول اللہؐ کے دین اور اس کی غیرت کی باتیں کرے اور علمائے اسلام کو میں دعوت دیتا ہوں کہ خدا کے واسطے دیکھیں کہ اسلام اعلیٰ اخلاق میں ہے نہ کہ بدزبانیوں میں۔ تم کب تک بدگوئیاں کرتے رہو گے۔ کب تک تمہارے منہ سے غلاظت کی جھاگ اُبل اُبل کر اور اُچھل اُچھل کر فضا کو مکدر کرتی رہے گی۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی پاکیزہ زبان استعمال کرنی سیکھو۔

وہ اعلیٰ اقدار اور اخلاق مسلمانوں میں قائم کرو جن کو لازماً جیتنا ہی جیتنا ہے۔ کون ہے جو محمد مصطفیٰؐ کے اخلاق کو شکست دے دے۔ کس ماں نے وہ بیٹا پیدا کیا ہے۔ دنیا کی اربوں مائیں ایک بھی ایسا بیٹا نہیں پیدا کرسکتیں اور سارے مل کر بیٹا پیدا کریں تو وہ محمد رسول اللہؐ کی سنت کو شکست نہیں دے سکتا۔ یہ جیتنے والی سنت ہے۔ یہ غالب آنے والی سنت ہے۔ اسی لئے کائنات کو پیدا کیا گیا تھا۔ اسی سنت پر انسان کا نیک انجام ہوگا ورنہ بد انجام ہوگا۔ پس میں کھلے الفاظ میں بغیر کسی بات کو چھپائے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں اور اُن کمزور مظلوموں کو بھی نصیحت کرتا ہوں جو آج ظلموں کی چکی میں پیسے جارہے ہیں کہ اپنے اپنے نفوس کو صاف اور پاک کریں۔ اپنے دلوں کی حالت بدلیں۔ حق و انصاف پر قائم ہوں۔ اسی میں انسان کی بہبود ہے اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی سنت کو اپنے اخلاق، اپنے کردار میں جاری کریں اور اسی سنت سے دنیا کی نئی تقدیر بنائیں۔ نیا نقشہ دنیا میں ابھرے۔ ایک خدا ہو۔ ایک رسول یعنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہؐ ہوں۔ جن کے جلو میں دنیا کے تمام رسول حکومت کریں۔ جب میں کہتا ہوں کہ ایک رسول تو یاد رکھو کہ دنیا کے کسی دوسرے مذہب سے تفریق کی بات نہیں کرتا۔ میں اسلام کا عرفان رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ محمد رسول اللہؐ کی حکومت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تمام رسولوں کو مٹا کر یہ حکومت قائم ہوگی۔ آپؐ تمام رسولوں کے آقا اور سردار ہیں۔ آپ کے جھنڈے تلے ہر رسول کا جھنڈا دنیا میں گاڑا جائے گا۔ اگر آپ کا جھنڈا بلند ہوگا تو خدا کی قسم آدمؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا اور نوحؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا۔ ابراہیمؑ کا جھنڈا بھی بلند ہوگا۔ موسیٰؑ کا بھی بلند ہوگا۔ اسحاقؑ کا بھی بلند ہوگا۔ اسماعیلؑ کا بھی بلند ہوگا۔ محمد مصطفیٰؐ کے جھنڈے تلے عیسیٰؑ کے جھنڈے نے بلند رہنا ہے ورنہ ان جھنڈوں میں سے کسی جھنڈے کو کوئی رفعت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ وہ مقدر ہے جو آسمان سے بنایا گیا ہے جسے میں نے نہیں بنایا۔ نہ دنیا کی کوئی طاقت اس مقدر کا تصور کر سکتی ہے۔ پس ایسی باتیں نہ کیا کرو کہ محمد رسول اللہؐ کا جھنڈا تو ہو لیکن باقی سارے رسول مٹ گئے۔ خدا کی قسم محمدؐ کی زندگی میں سب رسولوں کی زندگی ہے۔ محمد مصطفیٰؐ زندہ ہوں گے تو ساری دنیا کے رسول اگلے اور پچھلے زندہ ہو جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جب رسول

(باقی صفحہ پر)

[1] : سورۃ النور : آیت ۳۶

چل رہی ہے نسیمِ رحمت کی

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مشن بنگال

روزہ کی عظمت:۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ روحانیت کا موسم بہار رمضان المبارک ہماری زندگیوں میں پھر ایک مرتبہ اپنی پوری برکتوں اور عظمتوں سے جلوہ گر ہوا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اس میں مومن خدا تعالیٰ کا رنگ اختیار کرنے کے لئے روزے رکھتا ہے۔ بکثرت نوافل اور ذکر الٰہی و تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ نماز تراویح و تہجد ادا کرتا ہے۔ اعتکاف کی عبادت بجا لانے کی توفیق ملتی ہے یہ وہی بابرکت مہینہ ہے جس میں عظمتوں کی وہ رات جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جسے یہ رات نصیب ہو جائے جو نیلۃ مبارکہ ہے اس کے تو دونوں جہان سنور جائیں یہ مہینہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے حدیث میں آتا ہے کہ

"ابراہیم کے صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ کو اترے تورات ۶ رمضان کو اتری انجیل ۱۳ رمضان کو اور زبور ۱۸ رمضان کو نازل ہوئی اور قرآن مجید ۲۴ رمضان کو نازل ہوا"

(طبرانی و بحوالہ الصغیر بحوالہ الفضل ۲۹ جون ۱۹۸۲ء)

روزہ کے معنی:۔ روزہ کے لئے عربی زبان میں صوم کا لفظ آتا ہے جس کے معنی امساک یعنی رو کنے کے ہیں جبکہ اسلامی اصطلاح میں طلوع فجر سے غروب آفتاب ہونے تک کھانے پینے اور خاوند بیوی کے مخصوص تعلقات سے اپنے آپ کو روکنے کے ہیں اور لغو اور بیہودہ باتوں اور کاموں سے اجتناب کے ہیں۔

سابقہ مذاہب میں روزہ کا تصور:۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں روزہ سے متعلق لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں روزے کا تصور نہ ملتا ہو۔ تورات میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تو انہوں نے چالیس دن رات کا روزہ رکھا۔ اور انجیل میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی چالیس دن رات کا روزہ رکھا۔ ہندو، جینی، زرتشتی

الغرض سب مذاہب میں کسی نہ کسی شکل میں روزہ پایا جاتا ہے۔ اور سرکار دو عالم سے پہلے عربوں میں بھی روزہ رکھنے کا رواج موجود تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ ورود فرما ہوئے۔ تو آپؐ نے یہود سے دریافت فرمایا کہ تم دس محرم کو کیوں روزہ رکھتے ہو تو بتایا گیا کہ ۱۰ محرم کو موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے نجات پائی تھی۔ اس لئے شکرانہ کے طور پر ہم روزہ رکھتے ہیں۔ صحابہ رسولؐ بھی رمضان کے فرض ہونے سے پہلے "ایام بیض" یعنی ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ دن تاریخ کو ہر ماہ روزہ رکھتے تھے۔

ماہ رمضان کی فرضیت:۔ ۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیات واسماءت رمضان نازل ہوئے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ رمضان ہر سال مومنوں میں تقویٰ کو قائم کرنے کے لئے پوری عظمت اور شان سے آتا ہے خوش نصیب ہیں وہ جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں

قرآن مجید نے رمضان کے جامع احکامات بیان فرمائے ہیں کہ

تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنا ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا تاکہ تم تعداد کو پورا کرلو۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرو اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم شکر گذار بنو اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں ان کے پاس ہی ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں تمہیں روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے وہ تمہارے لئے ایک لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے اس لئے اس نے تم پر فضل سے توجہ کی اور تمہاری اصلاح کر دی سو اب تم ان کے پاس جاؤ اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اس کی جستجو کرو اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے اس کے بعد رات تک روزوں کی تکمیل کرو اور جب تم مساجد میں معتکف ہو تو ان کے پاس نہ جاؤ یہ اللہ کی حدیں ہیں اس لئے تم ان کے قریب مت جاؤ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنے نشانات بیان کرتا ہے تاکہ وہ (ہلاکتوں) سے بچیں۔"

یہ وہ جامع قواعد و ضوابط ہیں جو پہلی قوموں میں نہیں ملتے لہذا قرآن مجید کے ذریعہ روزہ کو کامل شکل میں خدا نے پیش فرمایا ہے۔

سرکار دو عالمؐ کا عظیم الشان خطاب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام نو بہار کی آمد پر بابرکت خطاب ارشاد فرمایا جس کا ایک ایک لفظ رمضان کی برکات کو اور عظمت کو پیش کر رہا ہے جو آج بھی مشکوٰۃ المصابیح میں پڑھا جا سکتا ہے حضرت سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "لوگو تم پر ایک بڑی عظمت و شان کا مہینہ جلوہ گر ہونے والا ہے ایک برکتوں کا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا۔ اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ صحابہ رسولؐ نے عرض کی کہ ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی ملا کر یا کھجور سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے اور جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھلائے اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کا آخر آگ سے آزاد ہونے کا زمانہ ہے۔ اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کر دے گا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کی آگ ہو یا آخرت کی آگ اس سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ انسان اپنا تعلق خدا سے قائم کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس درد بھرے انداز میں فرماتے ہیں کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

روزہ دار کی فضیلت:۔ حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے روزہ کے بدلہ میں ستر سال تک اس کے چہرہ سے آگ کو دور کر دیتا ہے (مسلم و ابن ماجہ)

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھنے والے سے جہنم ستّر سال دور کردی جاتی ہے (نسائی) حضرت عمارہؓ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے پاس جب کوئی بے روزہ کھانا کھائے تو فرشتے روزہ دار کے لئے اس وقت تک دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ کھانے والا اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے۔

(ترمذی۔ مسند احمد)

عظمت قرآن مجید: قرآن مجید کا خاص تعلق رمضان المبارک سے ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ"

یعنی رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید نازل ہوا اور احادیث سے بھی ثابت ہے کہ رمضان المبارک میں نزول قرآن مجید ہوا گو دوران سال بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن مجید کے مختلف حصے لاتے لیکن رمضان میں مکمل قرآن کا دور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرماتے اس رنگ میں گویا نزول قرآن مجید رمضان میں ہوتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ آخری سال رمضان میں جبرائیل علیہ السلام نے دو مرتبہ دَور فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کا خدا کے ہاں بہت اجر ہے عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن روزے اور قرآن مجید بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے پینے اور شہوات نفسانی سے روکے رکھا تھا پس میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو رات سونے سے روکے رکھا (یہ راتوں کو اٹھ کر تلاوت کرتا تھا) پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما پس ان دونوں کی یہ سفارش قبول کی جائے گی

(بیہقی فی شعب الایمان)

قرآن مجید کی تلاوت اور اس سے عشق ہی انسان کو جنت کا وارث کر دیتا ہے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر آپ کے صحابہ کے دلوں میں جو عشق قرآن تھا اس کی مثال پیش کرنا مشکل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ:

ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سے اس قدر عشق اور غیرت ملحوظ خاطر رہتی تھی کہ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے قرآن کریم پر دوات رکھ دی آپ اس کی اس حرکت پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا میاں اگر تمہارے منہ پر کوئی شخص گوبر اٹھا کر دے مارے تو تمہیں کیسا بُرا لگے گا قرآن کریم خدا کا کلام ہے ہمیشہ اس کا ادب ملحوظ خاطر رکھو اس کے اوپر کوئی چیز نہ رکھو سب سے بالا یہی کلام رہنا چاہیئے۔ لہٰذا قرآن مجید کی عظمت عیاں ہے اور اس سے محبت کرنے والے تو دن رات رمضان المبارک میں خاص طور پر تلاوت کرتے ہیں رمضان المبارک میں بار بار قرآن مجید کا دور کرنے والے نہایت خوش نصیب ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک بار رمضان المبارک میں ختم قرآن کے موقع پر آپ درس دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ سامنے ایک بڑی چادر میں بتاشے رکھے ہوئے تھے آپ نے درس دیتے ہوئے نہایت درد سے فرمایا۔

"ان کو اٹھاؤ تمہیں ختم قرآن کی خوشی ہے اور نورالدین کو غم ہے کہ پھر زندگی میں قرآن مجید ختم کرنا نصیب ہو گا یا نہیں۔"

اے خوش نصیبو کہ رمضان المبارک آگیا ہے اور اس سے برکت پانے کے تمہیں نصیب ہیں قبولیت دعا کا رحمت و مغفرت الٰہی کا مہینہ آگیا ہے۔

رسید مژدہ کہ بہار نو آمد

وہ انسان یقیناً بد نصیب ہے کہ جس نے زندگی میں رمضان کو پایا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے لہٰذا اپنی راتوں کو زندہ کرو فرشتے فوج در فوج برکتیں لے کر نازل ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قدر سچ فرمایا کہ

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

حرف آخر۔ آج دنیا میں ہر طرف عذاب ہی عذاب نظر آتا ہے کسی ملک میں بھی امن نہیں خاص کر مسلمان ہر جگہ مقہور اور دگرفتہ ہیں سعودیہ میں دجال اپنی فوجوں کے ساتھ بیٹھا ہے۔ کویت ہو عراق ہو ایران ہو افغانستان ہو کشمیر ہو یا پھر ہمارا ملک ہندوستان ہو آنے والا امام مہدی وقت پر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۴ء - ۱۸۹۵ء میں چاند اور سورج کو مقررہ تاریخوں میں رمضان کے مہینہ میں گرہن لگا اور برحق امام مہدی کی آمد کی تصدیق کی لیکن ہمارے بھائیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی تکذیب کر کے یہ عذاب اپنے اوپر وارد کر لیا ہے لہٰذا خاص طور پر رمضان المبارک میں اس قوم کی عذاب سے نجات کی دعا کرنا چاہیئے حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضور ساری رات کھڑے ہو کر نماز میں یہ آیت پڑھتے رہے کہ:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ:۔ اے اللہ اگر تو ان لوگوں کو دے گا تو یقیناً یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو یقیناً تو بہت غالب اور حکمت والا ہے

(بخاری)

لہٰذا رمضان المبارک کے مہینہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے راتوں کو اپنی قوم کے لئے دعا کریں عوام الناس کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ امن نصیب کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے ایام میں راتوں کو کیسے عبادت کرتے تھے فرمایا۔

وَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ

اے سائل میرے سرتاج کی راتوں کی عبادت کے حسن اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ یعنی انسان بتا ہی نہیں سکتا

اللہ تعالیٰ ہم کو رمضان کی برکات سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بقیہ خطبہ جمعہ

اکٹھے کھڑے کئے جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہو گا جس کی قرآن کریم میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اے احمدیو! تم سے یہ وقت باندھا جا چکا ہے تمہاری قسمت کے ساتھ اس وقت کی ڈور باندھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اُس عالمی نظام کو دنیا میں ایک دفعہ پھر، ایک دفعہ کیا، پہلی دفعہ دنیا میں اس کو جاری اور ساری کر کے دکھائیں کہ مشرق سے مغرب تک اس نور کی حکومت ہو جو لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ہے۔ مشرق سے مغرب تک اُس ایک محمدؐ کا جھنڈا بلند ہو جس کے جھنڈے تلے تمام رسولوں کے جھنڈے بلند ہوں گے۔ جس کے جھنڈے تلے ہر قوم کی گردن بلند ہو گی۔ مگر دل خدا کے حضور جھکے رہیں گے اور خدا کے حضور عجز ہی سے ساری رفعتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

ایشیا میں جو اس وقت یہ خطبہ سن رہے ہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ گذشتہ خطبہ ان تک اس لئے نہیں پہنچ سکا تھا کہ موسم بے حد خراب ہونے کی وجہ سے ٹیلی ویژن والوں کی کچھ پیش نہیں گئی اور انہوں نے دلی معذرت کی۔

آج اس خطبہ کے معاً بعد وہ دوسرا خطبہ دکھائیں گے۔ اس لئے جن احباب کے پاس وقت ہو وہ اس خطبہ کے لئے بھی بیٹھے رہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ خطبہ جمعہ ادارہ سیدنا اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

(ادارہ)

مدلل و مسکت جوابات

قسط نمبر ۲۲

راہِ ھُدیٰ

تحریر ــــــ ایم۔ کے خالد

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" کے جواب میں

(ادارہ)

اعتراض نمبر ۸

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ
(تذکرۃ صفحہ ۵۱۳)

تو بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔

جب بھی خدا کا کوئی بندہ آسمان سے آتا ہے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا جاتا ہے یہ بحث فصل ثالث کے عقیدہ نمبر ۱۸ میں گزر چکی ہے یہ الہام بھی اسی نوعیت کا ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے متعلق لکھا ہے کہ "ان سے کسی نے پوچھا کہ عرش کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں پوچھا کرسی کیا ہے؟ فرمایا میں ہوں، پوچھا لوح کیا ہے فرمایا میں ہوں پوچھا کہتے ہیں ابراہیم موسیٰ اور محمد صلعم اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں فرمایا میں ہوں"
(تذکرۃ الاولیاء اردو باب نمبر ۱۴ صفحہ ۲۸ ؛ شائع کردہ شیخ برکت علی اینڈ سنز)

عرش الٰہی کوئی مادی مقام نہیں جیسا کہ مولوی صاحب کے دماغ میں ہے جو چھت میں کسی جگہ لٹکا پڑا ہے۔ نہ ہی کرسی سے مراد ویسی کرسی ہے جس پر انسان بیٹھتے ہیں۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں جو عرفان سے عاری لوگ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شان کے مطابق عرش اور اس کے مختلف معانی ہوتے ہیں جن میں سے ایک معنی عبادت گزار بندے کا قلب ہے جس پر خدا تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور قرار پکڑتا ہے یعنی ہمیشہ کے لئے اس قلب پر قبضہ فرما لیتا ہے چنانچہ مرزا صاحب نے معراج کے مضمون پر عارفانہ کلام میں یہ حقیقت بیان فرمائی کہ وہ بلند ترین مقام جس پر خدا جلوہ گر ہوا اور جسے عرش کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہ خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ اور ارفع قلب ہی تھا۔

امتِ محمدیہ میں اور بھی ایسے صوفی بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے یہی معنی کئے ہیں اور اپنے لئے کئے چنانچہ حضرت بایزید بسطامیؒ کا حوالہ ہم پہلے درج کر چکے ہیں اور پھر یاد دہانی کراتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۹

اَنْتَ مِنِّیْ وَ سِرُّکَ سِرِّیْ
(تذکرہ صفحہ ۲۰۷)

تو مجھ میں سے ہے اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔

انسان کے بھید سے خدا واقف ہے۔ اس الہام کے جب تک کوئی معنی نہ کئے جائیں اس وقت تک اس پر کوئی تبصرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ دنیا میں ہر انسان کے بھید ہوتے ہیں بعض بھیدوں کا گناہوں اور دنیا کی آلائشوں سے تعلق ہوتا ہے انہیں خدا کا بھید نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ شیطانی ہوتے ہیں۔

بعض بھید نیکی سے تعلق رکھنے والے بھید ہوتے ہیں بعض انسان اپنی نیکیوں کو اور خدا تعالیٰ کے ہاں اپنے خاص قرب کو بنی نوع انسان سے چھپاتے ہیں پس ایسے لوگ جو نیکی اور تقویٰ کے بھید ہوتے ہیں وہ نازماً خدا کے بھید کہلائیں گے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے بھید ہیں۔

اسی قسم کے بھیدوں سے تعلق رکھنے والے بھیدوں کے زمرہ میں خدا تعالیٰ کے اپنے خاص بندوں سے اپنے خاص معاملات کو شمار کیا جا سکتا ہے جس طرح بعض دفعہ فقیروں اور درویشوں سے بھی خدا تعالیٰ بعض ایسے معاملات رکھتا ہے جو دوسرے بڑے بڑے بزرگ اولیاء اللہ سے نہیں کئے جاتے یہ بات اس کی شانِ کبریائی کا مظہر ہے جس سے چاہے جس قسم کا چاہے خاص تعلق باندھے۔ پس یہ ان درویشوں اور اولیاء کے بھید ہیں جو خاص بھید ہوتے ہیں۔

چنانچہ دیکھئے حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ جو خود ایسے اسرار کے حامل تھے جو خدا کے اسرار تھے۔ اس معمہ سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں

"مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْ رُسُلِہٖ وَ اَنْبِیَاءِہٖ وَ اَوْلِیَاءِہٖ سِرٌّ حَیْثُ لَا یَطَّلِعُ عَلٰی ذَالِکَ اَحَدٌ غَیْرُہٗ حَتّٰی اِنَّہٗ یَکُوْنُ لِلْمُرِیْدِ سِرٌّ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْہِ شَیْخُہٗ"

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۷ از شیخ عبد القادر جیلانی فارسی نسخہ صفحہ ۹۲ مطبوعہ منشی نول کشور پریس، لکھنؤ)

یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے ہر رسول نبی اور ولی کے ساتھ ایک بھید اور راز ہوتا ہے کہ دوسرے کسی کو اس پر اطلاع نہیں ہوتی یہاں تک کہ بعض دفعہ مرید کا اللہ تعالیٰ سے ایک بھید ہوتا ہے اور اس کے شیخ کو اس پر آگاہی نہیں ہوتی۔

اعتراض نمبر ۱۰

اِنَّا اَتَیْنَاکَ الدُّنْیَا وَ خَزَائِنَ رَحْمَۃِ رَبِّکَ
(تذکرہ صفحہ ۳۷۶)

ہم نے تجھے دنیا دے دی اور تیرے رب کی رحمت کے خزانے دے دیئے۔

ہم نے کوشش بھی کی لیکن سمجھ نہیں آئی کہ اعتراض کس بات پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہر بھیجے ہوئے کو نعمتیں عطا کرتا ہے جو رفتہ رفتہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کو رحمت کے خزانوں پر اعتراض ہے کیونکہ مولوی صاحب تو ایک ایسے مہدی کے منتظر تھے جو رحمت نہیں بلکہ سونے چاندی اور زر و جواہر کے خزانے لٹانے آئے گا۔ پس تعجب نہیں کہ مولوی صاحب کو مرزا صاحب کے اس الہام سے کیا کیا نہ مایوسی ہوئی ہوگی کہ ہم تو زر و جواہر کے خزانوں کی امید لگائے بیٹھے تھے یہ تو آنے والا رحمت کے خزانوں کی باتیں کرتا ہے پس آپ ان رحمت کے خزانوں سے اعراض کر گئے اور پیٹھ دکھا کر دوسرا راستہ اختیار کر لیا ہے ان کے اس سلوک سے قرآن کریم کی یہ آیت یاد آجاتی ہے۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ
(بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۴)

کہ جب ہم انسان کی بھلائی کی خاطر نعمت نازل فرماتے ہیں (یاد رہے کہ نعمت قرآن کی اصطلاح میں نبوت ہے) تو وہ اعراض کرتا ہے اور پہلو تہی اختیار کرتا ہے۔

اب مولوی صاحب کے اس اعتراض سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ انسان کیوں ایسا کرتا ہے دراصل یہاں انسان سے مراد ہے جو دنیا کی نعمتوں کا منتظر بیٹھا رہتا ہے اور اس پر مصیبت یہ ٹوٹتی ہے کہ اس پر دنیا کی نعمتوں کی بجائے آسمانی نعمتیں نازل ہونے لگتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر جو مولوی صاحب کے دس اعتراض تھے ان کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

فصل پنجم

دعوتِ غور و فکر

اس فصل کے شروع میں جناب لدھیانوی صاحب نے چند دلچسپ فقرات تحریر کئے ہیں کہ

میرا رسالہ پڑھ کر احمدی کیا تاثر لیں گے اور اس کے بعد اپنا یہ دعویٰ دہرایا ہے کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے عقائد ایسے ہیں جن سے امتِ محمدیہ میں مرزا صاحب سے پہلے کوئی صحابی، تابعی، کوئی امام، مجدد ان سے آشنا نہیں تھا۔ اور یہ بات تکذیب احمدیت کے لئے بہت بڑی دلیل کی حیثیت رکھتی ہے۔

جناب مولوی صاحب! ہماری تکذیب کے لئے جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے اس کے جواب میں بہت ہی کافی و شافی جواب ہمارے ہاتھ آگیا ہے۔

گزشتہ اولیاء اللہ اور آئمہ اور بزرگان سلف تو درکنار خود احمدی بھی ان عقائد سے آشنا نہیں تھے جو احمدیت کی طرف آپ نے منسوب فرمائے ہیں۔

یہی ایک ہی بات ہے کہ جس سے آپ کے لئے دعا نکلتی ہے کہ آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اپنے جھوٹے ہونے کی عمدہ دلیل ہمیں تھما دی۔ یہ کوئی

محض چسکہ نہیں ۔ مولوی صاحب غور سے اس بات کو سن لیں کہ دنیا بھر میں ایک بھی احمدی ایسا نہیں، بلا استثناء پورے وثوق سے اور یقین کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ ایک بھی احمدی ایسا نہیں جو ان عقائد سے آشنا ہو جو آپ اس کی طرف منسوب کر رہے ہیں ۔ آپ کے ہر جھوٹے الزام کے جواب میں ہم بار بار نہ صرف بتا چکے ہیں بلکہ ثابت کر چکے ہیں کہ یہ عقائد احمدیت کے عقائد نہیں ہیں، نہیں ہیں!! نہیں ہیں!!! ۔ لیکن شاباش آپ پر بھی کہ ہیں! ہیں!! ہیں!!! کی ایسی تکرار ہے کہ بند ہونے میں نہیں آتی ۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ احمدی کیا تاثر لیں گے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی بہت دل شکنی ہوگی اگر آپ کو آگاہ کر دیا جائے اس لئے اگر اسے نہ ہی چھیڑا جائے تو اچھا ہے ۔ اور جہاں تک ہمارا رسالہ پڑھ کر آپ کے تاثر کا تعلق ہے ہمیں اس کے جواب کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں پہلے ہی سے ان اعلانیہ تاثرات سے بھی آگاہ فرما رکھا ہے جو آپ کی زبان سے نکلیں گے اور ان تاثرات سے بھی آگاہ فرما رکھا ہے جو آپ کے سینہ نے چھپا رکھے ہیں ۔

عقیدہ نمبر ۱

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں موجود تمام اعتراضات و الزامات کو محض دہرایا ہے ۔ البتہ ایک نیا اعتراض کیا ہے ۔ سب سے پہلے ہم اس نئے اعتراض کا جائزہ لیتے ہیں ۔

لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں :۔

"قرآن کو قادیان کے قریب ہی اتر آیا

انا انزلناہ قریبا من القادیان

(تذکرہ صفحہ ۷۶)" (صفحہ ۳۲)

ہم سب سے پہلے پورا اقتباس درج کرتے ہیں جس کی بناء پر لدھیانوی صاحب نے اپنے افتراء کی عمارت تعمیر کی ہے ۔

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں :۔

"کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ "انا انزلناہ قریبا من القادیان" تو میں نے سن کر تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے ۔ تب میں نے نظر ڈالی جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے ۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے ۔"

(ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۷۶، ۷۷ روحانی خزائن جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۳۹)

قارئین کرام! جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں کہ اس تمام عبارت میں کہیں اشارۃً بھی قرآن کریم کے قادیان کے قریب نازل ہونے کا ذکر نہیں پس یہ نتیجہ نکالنا ہرگز زیادتی نہیں کہ لدھیانوی صاحب نے عمداً پورا اقتباس پیش کرنے سے اس لئے گریز کیا ہے کہ ایک فقرے سے جو چاہیں نتیجہ نکالیں اور قاری لاعلمی میں ان کے نکالے ہوئے نتیجہ پر ایمان لے آئے ۔

لدھیانوی صاحب کا یہ رسالہ پڑھ کر جس کا جواب دیا جا رہا ہے اور دیگر اسی قسم کے رسالے دیکھ کر ہمارا یہ تاثر قوی ہو جاتا ہے کہ فی زمانہ تحریف و تلبیس کے لدھیانوی صاحب ایک لاثانی استاد ہیں ۔

اب رہا اس اقتباس کا نفس مضمون تو یہ ایک کھلی کھلی حقیقت ہے کہ خوابوں کی طرح کشفی نظاروں میں بھی بہت سی تعبیر طلب باتیں دکھائی جاتی ہیں جو ظاہری دنیا کے حقیقی واقعات سے مختلف ہوتی ہیں، انہیں جھوٹ قرار دینے والا یا پاگل ہوگا اور ان پر اعتراض کرنے والا بھی جاہل مطلق ۔ اب دیکھئے

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں، ایک رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیوں کو آپ کی لحد مبارک سے جمع کر رہے ہیں اور بعض ہڈیوں کو بعض سے پسند کر رہے ہیں اس خواب کی ہیبت سے آپ بیدار ہو گئے ۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا خاص احسان تھا کہ یہ رؤیا لدھیانوی صاحب جیسے کسی مولوی کے سامنے بیان نہیں فرمادی ۔ ورنہ تو قیامت برپا ہو جاتی اس کی بجائے آپ نے خدا ترس، عارف باللہ اور عالم دین محمد بن سیرین سے ڈرتے ڈرتے یہ رؤیا بیان کی تو دیکھئے کیسی عمدہ روحانی تعبیر انہوں نے فرمائی اور انہوں نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ

"تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور سنت کی حفاظت میں ایسا اس درجہ کو پہنچے گا کہ صحیح کو سقیم سے جدا کرے گا ۔

(کشف المحجوب مترجم اردو ۔ صفحہ ۱۱۵ ۔ ۱۱۶ باب ذکر تبع تابعین ترجمہ مولوی محمد حسین صاحب مناظر گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ مطبوعہ دین محمدی پریس کشمیری بازار لاہور)

پس ایسی بے شمار مثالیں صالحین امت کی زندگیوں میں ملیں گی ۔ ان میں سے چند ایک ہدیہ قارئین کر رہے ہیں جو جناب لدھیانوی صاحب کو بتانے کو دل نہیں کرتا کیونکہ نہ وہ اس کوچے سے آشنا ہیں اور نہ اس کوچے کی باتیں سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں ۔

چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل کشف ملاحظہ فرمائیے ۔

"حضرت مجدد الف ثانی رح کو ہمیشہ کعبہ شریفہ کی زیارت کا شوق رہتا تھا ...... کیا مشاہدہ فرماتے ہیں کہ تمام عالم انسان، فرشتے، جن سب کی سب مخلوق نماز میں مشغول ہے اور سجدہ آپ کی طرف کر رہے ہیں ۔ حضرت اس کیفیت کو دیکھ کر متوجہ ہوئے ۔ توجہ میں ظاہر ہوا کعبہ معظمہ آپ کی ملاقات کے لئے آیا ہے اور آپ کے وجود باجود کو گھیرے ہوئے ہے ۔ اس لئے نماز پڑھنے والوں کا سجدہ آپ کی طرف ہوتا ہے ۔ اسی اثناء میں الہام ہوا کہ "تم ہمیشہ کعبہ کے مشتاق تھے ہم نے کعبہ کو تمہاری زیارت کے لئے بھیج دیا ہے اور تمہاری خانقاہ کی زمین کو بھی کعبہ کا رتبہ دیا ہے ۔ جو نور کعبہ میں تھا اسی نور کو اس جگہ امانت کر دیا ہے ۔" اس کے بعد کعبہ شریف نے خانقاہ مبارک میں حلول کیا اور دونوں کی زمین باہم مل جل گئی ۔ اس زمین کو بیت اللہ کی زمین میں فنا اور بقاء اتم حاصل ہوا ۔"

(حدیقہ محمودیہ ترجمہ روضۃ قیومیہ صفحہ ۱۸۹ از حضرت ابو الفیض کمال الدین سرہندی ۔ مطبع بلید پریس زید کوٹ پنجاب)

اب فرمائیے لدھیانوی صاحب! اس عبارت پر کیا کیا عنوانات سجائیں گے اور کیا کیا پھبتیاں کسیں گے؟

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکھا ہے ۔ "ایک روز حضرت قبلہ نے حلقہ نشین علماء کے سامنے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے مصحف حمید یعنی قرآن مجید ہے ۔ اور میں اس کے اوپر کھڑا ہوا ہوں ۔ اس خواب کی کیا تعبیر ہے ۔ سارے علماء اس خواب کی تعبیر بیان کرنے سے عاجز آ گئے ۔ پس آپ نے مولوی محمد عابد سوکڑی علیہ الرحمۃ کو جو کہ بڑے متبحر اور متدین عالم تھے طلب کیا اور ان کے سامنے خواب بیان کیا مولوی صاحب آداب بجا لائے اور کہا کہ مبارک ہو کیونکہ قرآن شریف عین شریعت ہے اور جناب والا کے دونوں قدم ہر زمانہ میں جادۂ شریعت پر مستحکم رہے ہیں اور اب بھی ہیں ۔ چنانچہ یہ عمدہ تعبیر ہر کسی کے فکر و عقل کے مطابق تھی ۔ لہٰذا سب کو پسند آئی ۔"

(تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی رح ۔ اردو ترجمہ نافع السالکین ۱۵۷، ۱۵۶ از صاحبزادہ محمد حسین للہی ناشر شعاع ادب مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور مطبع اشرف پریس لاہور)

ہاں ہاں یہ عمدہ تعبیر ہر کسی کے فکر و عقل کے مطابق تھی سوائے جناب لدھیانوی صاحب کی عقل و فکر کے ۔

لدھیانوی صاحب کے پیر و مرشد مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں

"ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں ۔ انہوں نے مجھ سے کہا تو میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آنے والی ہے ۔"

(رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

ضروری اطلاع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان اور جالندھر کے بعض پریسوں میں خرابی کے باعث "بدر" دو تین ہفتوں سے چھپ نہیں سکا اور اخبار وقت پر قارئین تک نہیں پہنچ جس کا ادارہ بدر کو بہت افسوس ہے ۔ اب بفضلہ تعالیٰ فضل عمر پریس درست ہو گیا ہے اور کام شروع کر دیا ہے ۔

قارئین مطلع رہیں کہ بدر ۱۱ و ۱۸ مارچ کی اشاعت پر مشتمل پرچہ مسیح موعود نمبر ہوگا ۔ (ادارہ)

یادوں کی خوشبو

(قسط ۲)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شفقت و محبت کے چند ایمان افروز واقعات

از ۔۔۔ درویشان قادیان

☆ ۔۔۔ حضور انور کی یاد داشت بہت تیز تھی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ خادم بھی حضور کو یاد رہتا تھا۔ چنانچہ تقسیم ملک کے بعد جب خاکسار پہلی بار ربوہ میں حضور کو ملا۔ تو حضور سے باتوں باتوں میں میرے پہلے گاؤں کا ذکر ہوا کہ میں بھاگو وال کا ہوں۔ تو حضور نے فوراً فرمایا کہ جہاں محمد عبد اللہ صاحب تھے۔ میں نے عرض کی ہاں وہ میرے تایا ہیں۔

حضور انور کی شدید خواہش تھی کہ قادیان کے لوگوں کو۔ کاروبار ملے ان کی حالت اچھی ہو۔ مگر ساتھ ہی چاہتے تھے کہ لوگ قادیان ہی رہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شرکت کے لئے قادیان سے کچھ خدام گئے ہوئے تھے۔ جن میں چوہدری سعید احمد صاحب ماسٹر ابراہیم صاحب بھی شامل تھے۔ سب کی اکٹھے ملاقات ہوئی۔

حضور نے فرمایا کہ قادیان کے درویش کوئی کاروبار کر نہیں سکتے جس پر ماسٹر ابراہیم صاحب نے عرض کی کہ کاروبار کر سکتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ حضور نے پوچھا کیسے۔ ماسٹر صاحب نے عرض کی کہ باہر ہندوستان میں کام چل سکتا ہے۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ کاروبار ایسا چاہیئے کہ رات کو قادیان میں رہ سکیں۔

غالباً ۵۶ یا ۵۷ کی بات ہے مجلس مشاورت تھی۔ جس میں۔ میں بھی زائرین میں شامل تھا۔ حضور۔ مشاورت میں دیر سے آئے آپ نے آکر فرمایا کہ مجھے اس لئے دیر ہوئی ہے۔ کہ رات کو (غالباً صحابی یا دوست کا لفظ تھا) آئے اور مجھ پوچھا کہ اب حضور کے زخم (جو حملہ سے گردن پر ہوا تھا) کا کیا حال ہے میں نے کہا ٹھیک ہے۔ تو اس نے فوراً میرا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہلایا جس کی وجہ سے مجھے رات شدید درد رہا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ جس شخص کے جسم کا سارا خون نکل چکا ہو۔ خون بڑھانے والی چیزیں گوشت۔ گھی انڈے وغیرہ بند ہو اس کی صحت کیسے ٹھیک ہو سکتی ہے۔

خاکسار
(احمد حسین درویش)

☆ ۔۔۔ آج مجھے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا مبارک دور یاد آ رہا ہے۔ اس وقت کی فلم آنکھوں کے سامنے آ رہی ہے۔ اور گزرے ہوئے وقت کی جھلکیاں باری باری روشن ہو کر دل و دماغ کو سکینت بخش رہی ہیں۔ ایک مختصر نوٹ میں پورے مشاہدات تو سما نہیں سکتے۔ صرف ایک واقعہ جو پہلے میں نے کہیں تحریر نہیں کیا لکھنے پر اکتفاء کرتے ہوئے اس بابرکت وجود کے لئے دعا میں شامل ہوتا ہوں جس کی زندگی کے تمام لمحات اسلام اور احمدیت کی خدمت میں گزرے اور جو اپنے خدام کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتا رہا۔

اکتوبر ۱۹۴۴ء کی بات ہے خاکسار پر اپنڈے سائٹس (انتڑی آنت کا درد) کا حملہ ہوا۔ دو روز تک تو گھر میں ہی پیٹ درد کی دوائیاں استعمال کی جاتی رہیں۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تیسرے روز نور ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ ایک روز وہاں علاج جاری رہا۔ مگر حالت خراب ہوتی چلی گئی چوتھے روز حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کو بلا کر معائنہ کروایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس نوجوان کو اپنڈے سائٹس کا نہایت شدید اٹیک ہوا ہے۔ اس کو فوراً لاہور میو ہسپتال میں بھجوا دیا جائے۔

اس خبر سے میری والدہ سخت پریشان ہوئیں۔ ہم چار بھائی تھے۔ جن میں سے تین مختلف حادثات کا شکار ہو کر وفات پا چکے تھے۔ میں ایک باقی تھا۔ والد صاحب ان ایام میں بر وا ڈ ... فوجی خدمات میں مصروف تھے۔ اور میں زندگی موت کی کشمکش میں تھا۔ ایسی حالت میں میری والدہ کا پریشان ہونا۔ ایک فطرتی امر تھا۔ میری والدہ صاحبہ میری پھوپی محترمہ زینب خاتون صاحبہ کو ساتھ لیکر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور صورت حال عرض کر کے دعا کی طالب ہوئیں۔ حضور پر نور نے میری والدہ اور پھوپی کی پریشانی اور اضطرابی کیفیت دیکھ کر فرمایا کہ آپ میری طرف سے میر صاحب رضی اللہ عنہ کو پیغام دیں کہ وہ علاج کریں میں دعا کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ مجھے مریض کی حالت سے اطلاع دیتے رہیں۔ عصر کا وقت تھا جب والدہ اور پھوپی جان پیغام لیکر آئیں اور مغرب سے تھوڑی دیر قبل حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ خود نور ہسپتال میں تشریف لائے اور میرے علاج پر متوجہ ہوئے۔ یہ رات تو انتہائی کرب میں گزری فجر کے قریب مجھے نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا تو صحت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ درد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح پیٹ میں جو ورم آگیا تھا۔ اس میں کمی محسوس ہونے لگی۔ اور تین روز بعد میری حالت خطرہ سے باہر قرار دیکر مجھے ہسپتال سے گھر بھجوا دیا گیا۔ میرا ایک ایک ذرہ حضور کی دعاؤں سے ایک نئی زندگی پا گیا اور اس واقعہ پر ۴۹ سال گزر گئے ہیں۔ مجھے اس مقام پر کبھی درد یا تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ میری شب و روز یہ دعا رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے آقا کو اعلیٰ مقام محمود پر فائز فرمائے۔ اور ہر آن آپ کے درجات بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں۔ آمین

حضور کا ناچیز غلام
بدر الدین عامل جھنگ

☆ ۔۔۔ خاکسار ۱۹۳۸ء میں سندھ ناصر آباد اسٹیٹ، مسجد کی تعمیر، مہمان خانہ اور اسکول کا کام کر رہا تھا کہ حضور انور رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے خلیفہ صلاح الدین صاحب بھی ساتھ تھے کام کے بارہ میں خلیفہ صلاح الدین صاحب سے ریٹ کے بارہ میں کوئی بات ہو گئی تو ساری بات حضور انور رضی اللہ عنہ کے پاس گئی تو حضور نے ہمیں بلایا خاکسار اور میرے خسر صاحب تھے حضور انور رضی اللہ عنہ نے بات پوچھی تو میں عرض کیا کہ حضور ہم تو سندھ کے ریٹوں سے ۸ آنے فی سیکڑا کم دیتے ہیں حضور انور رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اپنے قلم مبارک سے ۸ آنے بڑھا دیئے۔

(مستری محمد دین درویش)

☆ ۔۔۔ ۱۹۵۷ء میں خاکسار پہلی دفعہ پاسپورٹ پر پاکستان گیا۔ اس سے پہلے کبھی حضور سے گفتگو کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اگرچہ کہ مصافحہ کئی بار ہوا۔ ۵۷ء میں جب ربوہ گیا تو حضور سے ملاقات ہوئی۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کہا کہ ملاقات کے لئے آپ کو دو منٹ دیئے جاتے ہیں جب گھنٹی بجے تو باہر آجانا۔ میں نے جا کر حضور سے مصافحہ کیا اور کہا کہ میں ننگل کا رہنے والا ہوں حضور نے فوراً دریافت کیا کہ چوہدری دین محمد صاحب نمبردار کا کیا حال ہے۔ میں نے بتایا کہ وہ ہمارے تایا جی ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ "ملانیاں کا قبر احمدیت سے دور چلا گیا ہے"۔ یہ خاندان بھی ننگل میں رہائش پذیر تھا۔ اسی دوران گھنٹی بجی اور میں جانے کے لئے کھڑا ہو گیا تو حضور نے مجھے بازو پکڑ کر بٹھا لیا اور بڑے پیار سے پوچھا کہ آپ کی شادی ہو گئی ہے۔ میں نے کہا ہاں ایک ہمارا لڑکا بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اپنے بیوی بچوں کو قادیان لے جاؤ۔ حضور کے کہنے کی برکت سے میرے بیوی بچے کا پاسپورٹ بن گیا۔ حضور نے جو مجھ سے پیار کا سلوک کیا اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اور حضور کے رعب سے جو میں خوفزدہ تھا سب دور ہو گیا اور حضور نے بڑے پیار سے دوستی کے رنگ میں مجھ سے باتیں کیں اس ملاقات کا ابھی تک مجھ پر اثر ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور یہ بھی میرے دل پر اثر ہے کہ حضور کو ہمارے خاندان کے بزرگ افراد کے نام بھی یاد ہیں جو حضور کی خداداد ذہانت پر شاہد ہے۔

(محمد صادق ننگلی درویش قادیان)

★ ــــ ۲۴-۲۵-۲۶؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء کا واقعہ ہے مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہو رہا تھا اس وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) اس کے صدر تھے۔ یہ اجتماع حضرت نواب محمد علی صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی میں ہو رہا تھا۔ کھیلیں ہو رہی تھیں۔ اس وقت کبڈی کا کھیل شروع تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اجتماع دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور کرسی پر تشریف فرما تھے کسی دوست نے تالی لگا دی۔ حضور نے فرمایا اسلام میں تالی لگانی منع ہے منع کرنے پر دوبارہ تالی لگائی۔ حضور تالی کی آواز سن کر باہر تشریف لے گئے اور ناراض ہو گئے۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے حکم دیا کہ نکلنے کی ہتھیار آنار دی جائیں اور تھیلے جو ہر خادم کے پاس تھے ان میں اپنے کھانے کے لئے اور دوسری چیزیں ساتھ لائے تھے واپس لے لئے۔ جب تک حضور رضی اللہ عنہ (خلیفہ ثانی) معافی نہ دیں کوئی دوست نہ پانی پیئے گا اور نہ کوئی چیز کھائے گا۔

پھر مکرم میاں ناصر احمد صاحب جو صدر خدام الاحمدیہ تھے مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کو کہا ہماری طرف سے حضور کی خدمت میں معافی کی درخواست کریں۔ جس پر سید ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس جانے سے انکار کر دیا کہا حضور بہت سخت ناراض ہیں۔

پھر دوبارہ صدر صاحب نے مکرم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گذارش کی آپ ہماری طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں معافی کی درخواست کریں جس پر مکرم چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ حضور کی خدمت میں پیش ہوئے۔ اور فرمایا مقامی خدام کی طرف سے کسی نے تالی نہیں لگائی تھی بلکہ باہر سے آئے کسی دوست نے تالی لگائی تھی جس پر حضور نے فرمایا ہر خادم لائن میں آ کر میرے سے مصافحہ کرے۔ پھر اسی طرح نواب صاحب کی کوٹھی سے لائن میں آ کر ہر خادم نے حضور رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا۔ اور پھر واپس لائن میں ہی جا کر مقام اجتماع پر گئے۔ اور پھر صدر صاحب کی ہدایت پر نکلنے کی ہتھیاں لگیں اور تھیلے واپس ہوئے گئے اس طرح پورا ۱۰۔ رات دن خادم بھوکے پیاسے رہے تھے۔

(خواجہ عبدالستار درویش قادیان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کے ۲ دو واقعات

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد کے ایک سوال کے جواب میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو لاہور میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کے دو ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جو ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اکاون سالہ دورِ خلافت میں قبولیت دعا کے ہزاروں حیرت انگیز واقعات جماعت احمدیہ نے دیکھے ہیں جو ہمارے لئے ایمان افزا ثابت ہوئے۔ میں اس وقت دو واقعات بیان کرتا ہوں۔

(۱) :۔ ۱۹۲۴ء کی بات ہے کہ شیخ اعجاز احمد صاحب (برادر زادہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب) کی خواہش کے مطابق حضور کے لندن پہنچنے پر میں نے ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے جس کمال شفقت کے لہجہ میں فرمایا کہ آپ دعا فرمائیں گے۔ میں نے یہ کیفیت شیخ صاحب کو لکھتے ہوئے اپنا وثوق ظاہر کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو ضرور کامیابی ہوگی۔ سو وہ صوبجاتی جوڈیشل سروس کے حصول میں کامیاب ہو گئے۔ جس کے لئے انہوں نے دعا کی درخواست کی تھی۔

(۲) :۔ جعلی نوٹ بنانے کے الزام میں گوجرانوالہ کے شیخ صاحب دین صاحب اور ان کے ملازم پر سرکاری طور پر فوجداری مقدمات الگ الگ دائر کئے گئے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور نے اس کے مقدمہ میں قلمبند کیا تھا۔ اسی بیان کی شہادت پر بنیاد رکھ کر اس مجسٹریٹ نے شیخ صاحب دین صاحب کو پانچ سال قید کی سزا دے دی۔

لیکن اس ملزم کا مقدمہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے حکام بالا نے یہ عذر کر کے اپنی عدالت سے بھجوا دیا کہ میں نے اسی الزام میں شیخ صاحب دین صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ دیا ہے۔ اس لئے اسی الزام میں دوسرے ملزم کے مقدمہ کی میں سماعت نہیں کرنا چاہتا۔

ضابطہ قانون کے مطابق شیخ صاحب دین صاحب کے بارے اس فیصلہ کی اپیل براہِ راست ہائی کورٹ میں دائر کی گئی۔ ظاہر ہے کہ یہ مقدمہ ایک سنگین نوعیت کے جرم کے الزام کے بارے میں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا۔ اور یہ دعا عجیب رنگ میں غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی۔

اپیل کی سماعت میں شیخ صاحب دین صاحب کے وکیل نے یہ نکتہ پیش کیا کہ دوسرے ملزم کا بیان بطور ثبوت کے شیخ صاحب کے خلاف قبول نہیں کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ سماعت کنندہ جج ہائی کورٹ نے اس نکتہ کو قبول کرتے ہوئے اپیل منظور کر لی۔ اور عدالت ماتحت کا فیصلہ کالعدم کر کے شیخ صاحب کو بری کر دیا۔

بعد میں ایک اور مقدمہ میں ہائی کورٹ میں ایک اور جج کے سامنے شیخ صاحب دین صاحب والے فیصلہ کو اسی نکتہ کے سلسلہ میں پیش کیا گیا۔ اس جج نے فل بینچ سے اس کا فیصلہ کروانا چاہا۔ فل بینچ نے اس نکتہ کو رد کر دیا۔ لیکن شیخ صاحب تو بری ہو چکے تھے۔ گویا جو کھڑکی شیخ صاحب کے لئے کھلی تھی وہ حضور کی دعا کا غیر معمولی نتیجہ تھی۔ ورنہ دوسروں کے لئے یہ کھڑکی ہمیشہ کے لئے بند کر دی گئی ۔

(مرسلہ: عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور)

درخواستِ دعا

تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان و نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان اسی طرح دیگر اسکولوں میں بھی آج کل امتحانات ہو رہے ہیں جملہ طلبہ و طالبات کی کامیابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

دعائے مغفرت

● ــ مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کالاپن ۲۱/۱/۹۳ کو شدید علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔
انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کو کچھ عرصہ قبل جموں ہسپتال انتڑیوں کے اپریشن کے سلسلہ میں داخل کروایا گیا تھا۔ انتڑیوں کے یکے بعد دیگرے دو اپریشن ہوئے جو کامیاب ثابت نہ ہو سکے۔ مرحوم نہایت ہی منکسر المزاج اطاعت شعار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ لیکن بچپن سے ہی گونگے تھے مرحوم کے برادر اصغر مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مرکرہ میں مبلغ سلسلہ احمدیہ ہیں۔ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور جملہ لواحقین کے صبر جمیل کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ)

● ــ خاکسار کے بہنوئی مکرم داؤد احمد صاحب بھٹی ۲/۲۲/۹۳ کو تقریباً عرصہ ڈیڑھ سال بیمار رہ کر رحلت فرما گئے۔ وانا للہ و انا الیہ راجعون
مرحوم نے اپنے پیچھے تین چھوٹے بچے چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے بلندیٔ درجات عطا فرمائے اور بیوہ و بچگان کا حامی و ناصر ہو اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

سید مظفر عالم
(بھاگلپور حال مقیم قادیان)

اخبارِ احمدیہ — بقیہ صفحہ اوّل

خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ کے دوسرے معنی یہ بیان فرمائے کہ وہ لوگ جو بعد میں بھی روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، فرمایا اُن کے لئے یہ طریق ہے کہ وہ پھر فدیہ دے دیا کریں تو دیکھیں ایک ہی لفظ منفی اور مثبت ہر دو پہلوؤں پر حاوی ہوگیا۔ پھر فرمایا فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ۔ جو شخص طاقت رکھتا ہو کہ بعد میں روزہ رکھ سکے گا اللہ تعالیٰ اس حصۂ آیت میں اس کو بھی طوعی طور پر فدیہ دینے کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔ اگر تم روزہ رکھو تو بہتر ہے۔ یعنی فدیہ دینے کے باوجود پھر بھی روزہ رکھو۔ کیونکہ روزہ اپنی ذات میں جو فوائد رکھتا ہے وہ فدیہ نہیں رکھتا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں نزول القرآن کا آغاز ہوا ہے۔ دوسرا یہ کہ ہر رمضان پر جبرئیل حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے اور جتنا قرآن نازل ہوچکا ہوتا تھا اس کی دُہرائی کراتے تھے۔ یہاں تک کہ جب قرآن مکمل ہوگیا تو پھر جو رمضان آیا ہے اس میں پورا قرآن مجید دُہرایا گیا ہے۔ ایک مطلب اس آیت کریمہ کا یہ بھی ہے رمضان کے مہینے کا اتنا تقدس ہے، اتنی عظمت حاصل ہے اس مہینے کو کہ گویا قرآن رمضان ہی کے بارے میں اُتارا گیا ہے۔ اور جو کچھ قرآن کے مضامین ہیں وہ رمضان پر صادق آتے ہیں۔ رمضان میں آپ غور کرکے دیکھیں کہ تمام انسانی صلاحیتوں سے تعلق رکھنے والی تمام نیکیاں رمضان کے مہینے میں اکٹھی ہوجاتی ہیں۔ اور ایسا کوئی مہینہ انسان پر نہیں آتا جس میں رمضان کی طرح نیکیوں کا اجتماع ہو۔ اور بدیوں سے رُکنے پر اتنا زیادہ زور دیا گیا ہو۔ پس رمضان کا مبارک مہینہ سارے قرآن مجید پر عمل کرنے کے لئے ایک غیر معمولی EXERCISE کا حکم رکھتا ہے۔ آگے فرمایا هُدًى لِلنَّاسِ قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے۔ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى یعنی ایسی ہدایت کی باتیں جو غیر معمولی شان کے ساتھ اُبھر کر دُنیا کے سامنے آتی ہیں۔ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى سے مراد وہ ہدایت ہے جو انسان کا دماغ اور اس کا دل روشن کردے۔ پھر فرمایا وَالْفُرْقَانِ اور ایسی ہدایت جو فرق کرکے دکھا دیتی ہے۔ جو خدا کا ہے وہ غیر اللہ سے الگ ہوجاتا ہے۔ اور جو غیر اللہ کا ہے وہ الگ ہوجاتا ہے اور پہچانا جاتا ہے کہ یہ کون ہے۔ پس رمضان کے مہینے میں قرآن کریم هُدًى لِلنَّاسِ۔ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى اور فُرْقَانِ کی اپنی تینوں شانیں دکھاتا ہے۔ پس قرآن کریم کی ان تینوں صفات سے خدا کے بندے رمضان کے مہینہ میں بطور خاص استفادہ کرتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیکی صرف اپنے محبوب کی رضا اور اس کی اطاعت کا نام ہے۔ اس لحاظ سے جو لوگ باوجود مریض اور مسافر ہونے کے روزے رکھتے ہیں وہ نیکی نہیں کرتے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے آیت قرآنی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ... الخ کی ایمان افروز تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آیت قرآنی دراصل روزے دار کی جزاء کے متعلق بتاتی ہے۔ اس آیت قرآنی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں روزے دار کے قریب آکر خود اس کی جزاء بن جاتا ہوں۔ پس وہ لوگ جو باوجود رمضان کے مہینہ میں داخل ہونے کے خدا کے قریب ہوکر خدا کو بطور جزاء نہیں حاصل کرسکتے۔ ان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ پس اصل مقصد خدا کی خوشنودی اور اس کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک میں مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور انور نے احباب جماعت کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک تیسرا سیٹلائیٹ سٹیشن بھی مل گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب وہ علاقے بھی خطبہ جمعہ اور دیگر جماعتی پروگراموں سے استفادہ کرسکیں گے جو پہلے ان پروگراموں سے استفادہ نہیں کرسکتے تھے۔

اس مرتبہ حضور انور کے خطبہ جمعہ کا ترجمہ انگریزی کے علاوہ عربی میں بھی سنایا گیا۔

انصاف کی شمع — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

پاکستان کی کوئی بھی حکومت اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکے گی جب تک ان جنونی ملاؤں کے شکنجہ سے قوم کو نہ چھڑا لے۔ ان ملاؤں کے ذمہ تو مسلمانوں کو دیندار بنانے کا کام تھا، انہیں اسلامی اخلاق سکھانے کی ذمہ داری بھی جو یہ کر نہیں سکے۔ اُلٹا پاکستانی سیاستدان کو غلط راہ پر ڈال کر ملک و قوم کو انہوں نے بہت حد تک بدنام کردیا ہے۔

پاکستانی سیاستدان کو یہ بات نہایت گہرائی سے سوچنی چاہیئے کہ مذہبی دُنیا میں مداخلت سیاستدان کا کام نہیں اور نہ مذہبی راہنماؤں کا کام ہے کہ وہ سیاست میں اپنے نظریات کو ٹھونسیں۔ اگر سیاستدان بلالحاظ مذہب و ملت عدل کی حکومت چلائیں اور تمام مذاہب کے علماء اپنے اپنے مذہب کے پیروکاروں کی اخلاقی تربیت کی ذمہ داری سنبھال لیں تو بہت جلد پاکستان نہ صرف امن و خوشحالی کے خوشگوار ماحول کی طرف لَوٹ جائے گا بلکہ بیرونی دُنیا میں بھی اس کا مقام بلند ہوگا۔

اس دردمندانہ اپیل کے ساتھ ہم عدالتِ عالیہ پاکستان اور مسٹر نواز شریف کے مذکورہ فیصلوں پر دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعاگو ہیں کہ پاکستان میں انصاف کی جو یہ شمع جلی ہے، خدا کرے جلتی رہے۔ اور بلالحاظ مذہب و ملت تمام پاکستانیوں کو اس کے نور کا فیض حاصل ہو۔

(منیر احمد خادم)

الوداعیہ و استقبالیہ تقریب

۲۹ جنوری ۹۴ء کو شام پانچ بجے ایوانِ خدمت میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیرِ انتظام تقسیمِ ملک کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے چوتھے صدر محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم کی خدمت میں الوداعیہ اور نئے صدر محترم چوہدری محمد عارف صاحب کی خدمت میں استقبالیہ پیش کرنے کے لئے ایک سادہ اور پُروقار تقریب کا انعقاد ہوا۔ تقریب کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت کے بعد محترم محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد دُہرایا۔ نیز مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مبلغ سلسلہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا منظوم کلام ع "کیا التجا کروں کہ مجسم دُعا ہُوں میں" خوش الحانی سے سُنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب مہتمم تبلیغ نے الوداعیہ و استقبالیہ پڑھ کر سُنایا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم سابق صدر مجلس کو سپاسنامہ عطا فرمایا۔

ازاں بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس عرصہ میں جو کامیابیاں ملیں یا مجلس میں بیداری آئی ہے محض خدا کا فضل، حضور انور کی دُعائیں و راہنمائی اور بزرگوں و بھائیوں کا تعاون ہے۔ اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس خدمت کا موقعہ ملا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند ؎ ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

اگر ہمارے سپرد کوئی خدمت ہوتی ہے تو اس میں ہماری ذاتی خوبی نہیں بلکہ خدا کا فضل ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جو بھی صدر ہے ہم اس کی اطاعت کریں اسی میں برکت ہے۔ آخر پر آپ نے دُعا کی درخواست کی۔

ازاں بعد محترم چوہدری محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب فرمایا اور خدام کو ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

صدارتی خطاب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کو کسی طرح کی استعدادیں عطا فرمائی ہیں ان کا صحیح استعمال کرنے سے ہی ان کا حق اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا ہوسکتا ہے۔ انسان کی استعدادیں ربڑ کی طرح پھیل سکتی ہیں اور بہت وسعت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دُعا کے نتیجہ میں ان کو بہت بڑھا دیتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان سے پورا پورا استفادہ کریں۔ اور جو کام سپرد کیا جائے خلوص نیت کے ساتھ کریں۔ جب آپ اپنے آپ کو لاشئے سمجھ کر عاجزانہ طریق سے خدا سے مدد طلب کریں گے تو وہ ضرور مدد کرے گا۔ آپ نے بالخصوص فرمایا کہ ہندوستان کے خدام پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ منیر صاحب کو کئی سال خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور بہتر جزاء دے۔ آنے والے صدر اور ان کی مجلس عاملہ کو حضور انور کی ہدایات کے مطابق کام کرنے کی توفیق ملے۔ آپ نے فرمایا خدام کے پاس بڑی طاقت ہے اور سب سے بڑھ کر پیار کی طاقت ہے۔

(باقی کالم ۲ کے نیچے)

بقیہ: اگر آپ اس کو استعمال کرکے کام لیں گے تو بڑی بڑی کامیابیاں ملیں گی۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دُعا کروائی — اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے مدعو احباب کی خدمت میں مختصر ساعصرانہ پیش کیا گیا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ قادیان)

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر جو نماز عید الفطر سے قبل ہر مسلمان مرد عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جانا لازمی ہے کی شرح ایک صاع (یعنی اڑھائی کلو) غلہ رائج الوقت یا اس کے مطابق رقم بنتی ہے۔ جنہیں استطاعت نہ ہو وہ نصف صاع بھی صدقۃ الفطر ادا کر سکتے ہیں۔

عید فنڈ یہ فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک زمانے میں ایک روپیہ ہر کمانے والے کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ چونکہ اب روپیہ کی قیمت بہت گر گئی ہے لہذا حسبِ استطاعت اس فنڈ میں جس قدر بھی احباب چندہ دے سکتے ہیں ادا کریں۔ اور ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم مبارز نعیم صاحب (حال مقیم قادیان) جو حضور انور کے ارشاد پر قادیان میں پلاسٹک فیکٹری کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ اُن کی نگرانی میں المنار پلاسٹک فیکٹری کی بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے اور مشینری بھی انسٹال ہو گئی ہے چند دن میں انشاء اللہ کام شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پہلی فیکٹری کو نہایت مبارک فرمائے۔ اور اس میں کام کرنے والے جملہ افراد کو خلوص نیت سے کام کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور یہ فیکٹری آئندہ بے شمار فیکٹریوں کا پیش خیمہ ہو۔ احباب سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

دورہ مکرم رفیق احمد صاحب منیجر بدر

جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹرہ، آندھرا، کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منیجر صاحب موصوف ماہِ اپریل سے قیمت اخبار بدر۔ اعانتِ بدر و اضافہ خریداری و توسیع تبلیغی پرچہ جات کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ احبابِ جماعت کما حقہٗ تعاون فرمائیں گے۔

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

درخواستِ دُعا

عزیزم نبیل احمد کلیم ابن مکرم چوہدری عقیل احمد صاحب بھٹی آف کلکتہ بعض پیدائشی امراض میں مبتلا ہے علاج جاری ہے۔ عزیز کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواستِ دُعا ہے۔ (اعانتِ بدر ۱۰۰/- روپے)

(منیجر بدر)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SH. GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN-143516.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون:- ۶۲۹۴۴۳

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.
پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران / حاجی شریف احمد

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS,
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES,
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFFI:-6378622 RESI:-6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 5. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099.

ارشادِ نبوی ﷺ
اِجْتَنِبُوْا کُلَّ مُسْکِرٍ
(ہر نشہ آور چیز سے بچو)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶ میننگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

NIR
”ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں“
(کشتی نوح)
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب
ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر
پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
باٹی پولیمرز۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43-4028-5137-5206